Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 57

شمارہ 21

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

16 / جمادی الاوّل 1429 ہجری 22 / ہجرت 1387 ہش 22 / مئی 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے
............دعائوں اور عبادات کا روحانی پروگرام............

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ ﴿رَبَّنَا اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ﴾ (البقرۃ 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ہَدَیۡتَنَا وَہَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً۔ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَہَّابُ۔﴾ (آل عمران :9)

(ترجمہ) : اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔
اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُکَ فِیۡ نُحُوۡرِھِمۡ وَنَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شُرُوۡرِھِمۡ۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ۔

(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔
(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں۔

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹/دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹/دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت : جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰/دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان	اداریہ	22مئی 2008

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا استقبال

دُعاؤں اور عبادات کے ساتھ نئی صدی میں داخل ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم خلافت احمدیہ کے قیام پر ایک سو سال مکمل ہونے اور دوسری صدی کے آغاز پر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی منانے جارہے ہیں اور صرف چند دن کے بعد وہ تاریخی دن آجائے گا جب مسیح پاک علیہ السلام سے کئے گئے الٰہی وعدوں کا قدرت ثانیہ کے رنگ میں ظہور ہوا اور پھر انہی الٰہی بشارتوں اور وعدوں کے مطابق باوجود مخالفین و معاندین کے ایڑی چوٹی کا زور لگالینے کے وہ الٰہی شجر جس کی تخم ریزی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوئی تھی خلافت احمدیہ کے زیر سایہ بڑھتا پھولتا اور پھلتا چلا گیا اور آج دنیا کے ۱۸۹ ممالک میں اس کی شاخیں قائم ہوچکی ہیں۔

جوں جوں وہ تاریخی لمحات قریب آرہے ہیں۔ ہمارے دل جذبات تشکر سے لبریز اللہ کی حمد و ثنا کررہے ہیں۔ پوری دنیا کے احمدی خوشی کے جشن منارہے ہیں اور اپنی اپنی توفیق کے مطابق جماعتی ہدایات کے تحت جوبلی تقاریب منعقد کررہے ہیں۔ قادیان میں خاص طور پر بستی کو خوبصورت بینروں جھنڈیوں اور چراغوں سے روشن کیا جارہا ہے۔ خوبصورت گیٹ بنائے جارہے ہیں اور ہر چھوٹا بڑا مرد و زن اپنی خوشی و خوش قسمتی پر نازاں ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس مبارک و بابرکت گھڑی کو دیکھنے کا موقعہ دیا۔

یہ وقت، سال اور صدیاں ہمیشہ قانون قدرت کے ماتحت گزرتے جاتے ہیں اور فی ذاتہ کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ ہاں جب ان کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہو، کوئی خدائی بات پوری ہو تو یہی لمحات ایمان افروز اور خدا نما حیثیت اختیار کر جاتے ہیں۔ ایسی ہی بابرکت گھڑیوں میں سے لیلۃ القدر اور انبیاء کی آمد خدا نما گھڑیاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت کے احاطہ سے کوئی بات بتائی جائے اور باوجود سخت مخالفت و نامساعد حالات کے ظہور پذیر ہو تو وہ گھڑی بھی بابرکت اور خدا نما گھڑی بن جاتی ہے۔ ایسی ہی بابرکت اور خدا نما گھڑیوں میں سے وہ گھڑی تھی جب خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کی قائم کردہ جماعت کی آبیاری کے لئے خلافت کا بابرکت نظام ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جاری ہوا اور بفضلہٖ تعالیٰ اب تک جاری ہے اور انشاء اللہ العزیز قیامت تک جاری رہے گا اور آج ہم اس پر سو سال پورے ہونے کی خوشی میں جوبلی جشن منارہے ہیں فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ خلافت احمدیہ کی پہلی صدی کو کیسے الوداع کہیں اور نئی صدی میں کیسے داخل ہوں اس کا طریق ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۷ء کے موقعہ پر اپنے اختتامی خطاب میں بیان فرمایا ہے اسی کو ہم اس موقعہ پر اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں.... یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایسے عظیم خزانہ (علم و معرفت کا خزانہ۔ ناقل) سے فیض پانے کے لئے ہمیں آپ (مسیح موعودؑ) کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی پس ایک احمدی کو ہمیشہ اس مقصد کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے تاکہ ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے پاک دل کے ساتھ ان نصائح پر عمل کرنے والے بنتے چلے جائیں اور ان توقعات پر پورا اترنے کی سعی کرتے چلے جائیں جس کے قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا تھا۔

آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:

''سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین کے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا۔''

حضور نے اس سلسلہ میں تقویٰ، دُعاؤں اور نمازوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلانے کے بعد فرمایا۔ پس آج اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بننے کے لئے جن کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے اور ہر قسم کی بھلائیوں کے حصول کے لئے اور اپنی اور اپنی نسلوں کی حفاظت اور بقا کے لئے ایسی عبادتیں کرنی ہونگی جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوں نہ کہ وہ نمازیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے جو کہ نمازیوں پر لعنت بھیجتی ہیں۔

حضور فرماتے ہیں:

''پس اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت کو اپنے دلوں میں بٹھانے والے عاجزی، انکسار میں بڑھنے والے اللہ تعالیٰ کی ذات کا صحیح فہم و ادراک کرتے ہوئے اسے قادر و توانا سمجھنے والے، اسے طاقتوں کا سرچشمہ سمجھنے والے آج احمدی ہی ہیں جو اس یقین پر قائم ہیں کہ تمام نوروں کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے وہی ہے جس نے اس زمانہ کی تاریکی کو دور کرنے کے لئے اس خاتم الخلفاء کو دنیا میں بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر اس کی حمد و ثنا کے گیت گاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جانے والے احمدی ہی ہیں پس جب تک ہم اس سوچ کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جائیں گے اپنی زندگیاں گزارتے چلے جائیں گے اپنے دلوں کو غیر اللہ سے کلیۃً پاک رکھیں گے اس کی عبادتوں میں خالص رہیں گے اپنی زبانوں کو اس کے ذکر سے تر رکھیں گے، تب تک اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے انعامات اور احسانات سے نوازتا رہے گا۔ جیسے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک بہت بڑا انعام جو اس خاتم الخلفاء کے ذریعہ سے اس نے جماعت احمدیہ کو دیا ہے وہ نظام خلافت کا انعام ہے۔ جو بھی اس انعام کی قدر کرتے ہوئے اس انعام سے منسلک رہے گا شیطان کے وسوسوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے گا اور جو دُعاؤں سے اس کی آبیاری کرتا رہے گا وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی الٰہی وعدوں کے مطابق اپنی جنت کا سامان کرنے والا ہوگا۔

آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کے سوویں سال سے گزر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال ہم نے خلافت احمدیہ کی نئی صدی کا استقبال کرتے ہوئے اس میں داخل ہونا ہے۔ جیسے کہ میں پہلے بھی ذکر کرچکا ہوں کہ اللہ کے فضلوں کا وارث ان دُعاؤں کی وجہ سے ہی بنا جاسکتا ہے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کا ہوکر کی جائیں۔ پس خلافت احمدیہ کی نئی صدی میں داخل ہونے کے لئے بھی خالصتاً اس کا ہوکر دُعاؤں میں وقت گزارنا چاہئے تاکہ ہمیشہ اس کے انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں.... حضور انور نے خلافت جوبلی کی دُعائیں اور ان کی حکمت و برکات بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اور آپ کے اس فیض سے جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ ہم میں جاری فرمایا فیضیاب ہونے کے لئے دعاؤں کے ساتھ ایسی دعائیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے والی ہوں، ایسی دعائیں جو عرش کے پائے ہلا دینے والی ہوں، ایسی دعائیں جو مردہ دلوں میں جان ڈال دینے والی ہوں۔ خلافت کی اس صدی کو الوداع کہیں اور اپنی دعاؤں کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں قدم رکھیں جب اس طرح اس صدی کو دعاؤں کے ساتھ اور پاک تبدلیاں پیدا کرتے ہوئے الوداع کریں گے اور نئی صدی میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو اپنی زندگیوں میں پہلے سے بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتا دیکھیں گے کہ کتب اللہ لا غلبن انا ورسلی یعنی اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔

پس اے مسیح محمدی کے پیارو! آج اس مسیح نے جو امانت تمہارے سپرد کی ہے اللہ تعالیٰ کے مومنین سے کئے گئے وعدہ سے فیض اٹھانے کے لئے اس امانت کی حفاظت کرو اپنے عمل سے اس کی حفاظت کرو، اپنی دُعاؤں کے ساتھ اس کی حفاظت کرو اور اپنی دُعاؤں کے ساتھ اس انعام کو نئی صدی میں داخل کرو تاکہ پھر ان قربانیوں کی وجہ سے جو تمہارے آباؤ اجداد نے کیں، ان قربانیوں کی وجہ سے جو تم نے کیں اس کو نئے سے نئے پھل لگتے چلے جائیں اپنے بڑوں کے پھینکے ہوئے بیج کے پھل تم نے کھائے اب ایسے کھیت تیار کرو اور دعاؤں سے ان کی ایسی آبیاری کرو کہ اس کے شیریں پھل آئندہ خلافت کی صدی میں تمہاری نسلیں بھی کھائیں اور یہی خلافت کی صدی کو الوداع کہنے اور نئی صدی کے استقبال کا صحیح طریق ہے ورنہ ان مومنوں میں شمار نہ ہونگے جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں....

۲۵/اپریل ۲۰۰۳ء کے اپنے پہلے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ایک پیش خبری کا کہ

''مَیں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اب آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو اب کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے۔ خدا کی نظر میں اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش، اس جماعت کا بال بیکا نہیں کرسکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ اسی شان کے ساتھ نشو و نما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دُعائیں کریں۔ حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔ (الفضل ۲۸/جون ۱۹۸۲ء) ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

آج ہم سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اے جانے والے! تو نے اس پیاری جماعت کو جو خوشخبری دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی اور یہ جماعت آج پھر بُنیان مرصوص کی طرح خلافت کے قیام و استحکام کے لئے کھڑی ہوگئی ہے اور اخلاص اور وفا کے وہ نمونے دکھائے جن کی مثال آج روئے زمین پر ہمیں نظر نہیں آتی۔ اے خدا اے میرے قادر خدا! تو ہمیشہ کی طرح اپنی جماعت پر اپنے کئے ہوئے وعدوں کے مطابق پیار و محبت کی نظر ڈالتا رہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:

''یاد رکھیں کہ دینی اور روحانی نظام چونکہ اللہ کی طرف سے اس کے رسول کے ذریعہ اس دنیا میں قائم ہوتے ہیں اس لئے بہرحال انہی اصولوں کے مطابق چلنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں اور نبی کے ذریعہ انبیاء کے ذریعہ پہنچے اور اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ نظام ہم تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہوسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے چمٹے رہو

باقی صفحہ 5 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اگر ہر گناہ پر اس دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ عذاب نازل فرمانا شروع کردے یا جب سے دُنیا بنی ہے عذاب نازل کرتا رہتا تو اب تک نسل انسانی ختم ہو چکی ہوتی

اللہ تعالیٰ کی صفت حلیم کا تقاضا ہے کہ وہ بندوں کی طرح فوری طور پر غصہ میں نہیں آتا جب تک اچھی طرح اتمام حجت نہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ حلیم ہے، درگزر کرتا ہے لیکن جب اس کی چکّی چلتی ہے تو اس دنیا میں بھی حد سے بڑھے ہوؤں کو خائب و خاسر کر دیتی ہے اور اگلے جہان میں بھی۔

پس وہ خدا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے جو فوری بدلے نہیں لیتا اور بخشنے والا بھی ہے اس کی طرف جھکو اور اپنی حدود کے اندر رہو۔

قرآن کریم کی آیات، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی صفت حلیم کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 14/مارچ 2008ء بمطابق 14/امان 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت حلیم ہے جس کے معنی (اگر وہ خدا تعالیٰ کے لئے استعمال کی جائے تو) یہ ہیں کہ رحم کرنے والی ہستی، معاف کرنے والا، درگزر کرنے والا یعنی نافرمانی کی صورت میں نافرمانوں پر فوری طور پر غضب نازل نہیں کرتا۔ نافرمانی اسے بے چین نہیں کرتی۔ پھر پردہ پوشی کرنے والا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں کئی صفات کے معنی آ گئے ہیں۔ رحیم بھی ہے۔ غفور بھی ہے۔ ستّار بھی ہے لیکن جب انسان اصرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو توڑنا شروع کر دیتا ہے تو پھر اگر وہ چاہے تو اس کی وہ صفات کام کرنا شروع کر دیتی ہیں جن میں پکڑ اور سزا بھی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر اس بات کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم پکڑ میں جلدی نہیں کرتے۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ پکڑ میں جلدی کرنے لگ جائے تو انسان جو گناہوں کا پُتلا ہے، ہر گناہ اور جرم پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ کر سزا پانے والا بن جائے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ میں بڑے گناہ کرنے والوں کو بھی ڈھیل دیتا ہوں حتیٰ کہ کفار، اور انبیاء کو جو لوگ دکھ اور تکلیف دینے والے ہیں ان کو بھی چُھوٹ دیتا ہوں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے: وَلَوْيُؤَاخِذُاللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَکَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى-فَاِذَاجَآءَ اَجَلُهُمْ لَايَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ-(سورة النحل:63) اور اگر اللہ انسانوں کا ان کے ظلم کی بنا پر مؤاخذہ کرتا تو اس زمین پر کوئی جاندار باقی نہ چھوڑتا لیکن وہ انہیں ایک طے شدہ میعاد تک مہلت دیتا ہے۔ پس جب ان کی میعاد آ پہنچے تو نہ وہ اس سے ایک لمحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ تو یہ ہے جواب ان لوگوں کو جو خدا کو نہ ماننے والے ہیں، جو انبیاء سے استہزاء کا سلوک کرنے والے ہیں، جن کو دنیا کی چکا چوند نے بالکل اندھا کر دیا ہوا ہے کہ اللہ غلط کام کرنے والوں کو اور اپنے پیاروں کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کو ضرور پکڑتا ہے۔ اس لئے یہ نہ سمجھو کہ تمہیں اگر کبھی اللہ تعالیٰ نے نہیں پکڑا یا ابھی تک اللہ تعالیٰ کی پکڑ نہیں آئی تو نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے نبی غلط ہیں یا خدا تعالیٰ کا کوئی وجود نہیں ہے۔

آج کل جو کارٹون بنانے والے ہیں یا جو آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم سے استہزاء کرنے والے ہیں ان کا جواب بھی اس آیت میں آ گیا ہے کہ کیوں انہیں کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے۔ یہ کھلی چھٹی نہیں ہے بلکہ یہ ڈھیل اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنا ایک قانون بنایا ہوا ہے۔ اس کی صفت حلیم ہے جو اُن کو بچا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت حلیم کا تقاضا ہے کہ وہ بندوں کی طرح فوری طور پر اشتعال میں نہیں آتا، غصے میں نہیں آتا جب تک کہ اچھی طرح اتمام حجت نہ ہو جائے۔ اس لئے یہ نہ سمجھو کہ اس ڈھیل کا ملنا، یا تمہیں فوری سزا نہ ملنا اس بات کا ثبوت ہے کہ تم حق پر ہو۔ یا اسلام یا قرآن حقیقت میں اس قابل ہی ہیں کہ ان کو اگر برا بھلا بھی کہہ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ یا یہ نہ سمجھو کہ تمہیں سزا کا نہ ملنا خدا تعالیٰ کے عدم وجود پر دلالت کرتا ہے۔ اگر یہی دلیل ہے کہ فوری پکڑ نہ ہو تو یا وہ دین سچا نہیں ہے یا خدا تعالیٰ کا وجود نہیں ہے تو پھر بہت سی دنیاوی برائیاں ہیں جن میں مجرم فوری طور پر پکڑتے نہیں جاتے۔ بعض جرموں کا پتہ لگنے پر حکومتی ادارے ان پر نظر رکھتے ہیں لیکن فوری پکڑتے نہیں۔ تو ان جرموں پر اس طرح پکڑے نہ جانے کا یہ مطلب نہیں نکلتا کہ وہ جرائم، جرائم نہیں رہے۔ حکومتیں بھی ایک حد تک ڈھیل دیتی ہیں اور نظر رکھتی ہیں اور پھر قانون حرکت میں آ جاتا ہے۔ تو پھر جو حاکم اعلیٰ ہے اور جس نے اپنی ایک صفت حلیم بتائی ہے اُس سے کیوں توقع رکھی جاتی ہے کہ فوری پکڑے اور اگر نہ پکڑے گا تو اس کا مطلب ہے کہ یہ دین خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے یا خدا تعالیٰ کا کوئی وجود نہیں ہے۔

دنیاوی قانون میں تو پکڑے جانے اور سزا کے بعد اس شخص تک ہی بات محدود رہتی ہے جس کو پکڑا گیا ہو یا سزا دی گئی ہو یا زیادہ سے زیادہ اس کے فوری زیر پرورش لوگ بیوی بچے، بہن بھائی، ماں باپ متاثر ہوتے ہیں۔ اور اگر کسی کو کسی جرم میں پھانسی پر لٹکا دیا جائے تو نسل چلتی رہتی ہے یا کم از کم انسانیت کی نسل چلتی رہتی ہے، اس خاندان کی نسل چلتی رہتی ہے؟ اس معاشرے میں نسل چلتی رہتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر میں نسل انسانی کے جرموں پر انہیں پکڑنا شروع کر دوں اور فوری پکڑنے لگوں تو نسلِ انسانی ہی ختم ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ کی ڈھیل کے قانون کے بغیر تو نسلِ انسانی چل ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ دنیا گناہوں سے بھری پڑی ہے اگر یہ ہو کہ ہر گناہ پر اس دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ عذاب نازل فرمانا شروع کر دے یا جب سے دنیا بنی ہے عذاب نازل کرتا رہتا تو اب تک نسل انسانی ختم ہو چکی ہوتی۔ یہ ٹھیک ہے کہ نیک لوگ بھی دنیا میں ہیں لیکن اگر دیکھا جائے تو اول تو بہت کم ایسے نظر آئیں گے جو سو فیصد ہر نیکی کو بجا لانے والے ہیں جن سے کبھی گناہ سرزد ہی نہ ہوا ہو۔ اللہ تعالیٰ تو کسی بھی جرم کی سزا میں پکڑ سکتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ ان نیک لوگوں کے آباء واجداد بھی نیک ہی تھے۔ اگر وہ اسی وقت پکڑے جاتے تو یہ نسل ہی نہ آتی۔ یہ نیک نسل آگے چل ہی نہیں سکتی تھی اور ہوتے ہوتے آگے پھر نسل ختم ہی ہو جاتی۔ پس اگر اللہ تعالیٰ ہر گناہ کی فوری سزا اور پکڑ اور عذاب شروع کر دے تو نسل انسانی کا خاتمہ ہو جائے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بہت سوں کو اللہ تعالیٰ اسی دنیا میں بھی سزا دیتا ہے۔ لیکن جب شیطان نے کہا تھا

کہ میں انسانوں کو ورغلانے کے لئے ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کے دائیں سے بھی اور ان کے بائیں سے بھی آؤں گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں ان سب کو پھر جہنم سے بھر دوں گا جو تیری اتباع کرنے والے ہیں۔ گو بعض لوگوں کو ان کے اعمال اس دنیا میں ہی جہنم کا نمونہ دکھا دیتے ہیں لیکن یہ جہنم کا دور مرنے کے بعد ان کی سزا سے شروع ہوگا۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ جو جزا سزا کا دن رکھا ہے یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ فوری طور پر یہاں نہیں پکڑتا بلکہ آگے جا کے پکڑے گا۔ اگلے جہان جا کر جزا سزا کا فیصلہ ہوگا۔ اس لئے آخرت پر یقین نہ رکھنے والے یہ نہ سمجھیں کہ اس دنیا میں اگر پکڑ نہیں ہے تو اگلے جہان میں بھی ہمارے ساتھ کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی کیونکہ ہمارا کفارہ ادا ہوا ہے یا خدا کا کوئی وجود ہی نہیں ہے جو ہمیں سزا دے۔ کاش کہ اللہ تعالیٰ کی چھوٹ سے غلط مطلب نکالنے کی بجائے یا خدا کو نہ سمجھنے والے اس حقیقت کو سمجھیں کہ خدا ہے اور اس کی طرف جھکنے والے بنیں۔

پھر اس آیت میں خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ہر گناہ پر اس دنیا میں گرفت شروع ہو جائے تو اس زمین پر مَیں پھر کوئی جاندار بھی باقی نہ چھوڑتا اور جاندار کا نہ چھوڑنا، کیا مقصد ہے؟ یہ اس لئے کہ اس رحمان خدا نے انسان کی بقائے زندگی کے لئے اس دنیا میں پہلے زندگی پیدا کی ہے۔ اس لئے کہ جو خدا تعالیٰ کی باقی مخلوق ہے اس کی زندگی بھی انسان کی زندگی کے لئے ضروری ہے بلکہ انسان کی پیدائش سے پہلے ہی دوسری مخلوق اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دی تھی۔ پہلے دوسری زندگی شروع ہوئی تھی۔ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت پر لگا دیا اور اس کے لئے مسخّر کر دیا۔ پس اگر انسان کی زندگی کا سزا دے کر خاتمہ کرنا تھا تو اس مخلوق کو ہی ختم کر دیتا جو انسان کی بقا کے لئے تھی اور انسان ایک عذاب میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتا۔ کیونکہ بقایا زندگی کی بنیاد ہی ختم ہو جاتی۔ یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جب کسی عذاب سے انسانیت ہی کو ختم کرنا تھا تو پھر اس کی بقا کے جو سامان مہیا فرمائے ان کا بھی خاتمہ کر دیتا۔ کیونکہ جب انسان ہی نہیں رہا تو ان چیزوں کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ پس اللہ تعالیٰ کے فوری طور پر کسی جرم میں نہ پکڑنے کی بڑی حکمت ہے۔ جس طرح نیک لوگوں میں سے بد پیدا ہو جاتے ہیں یا ہو سکتے ہیں اسی طرح بدوں میں سے نیک بھی پیدا ہوتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی اس صفت حلیم کو خوب سمجھا ہے تبھی تو طائف کے سفر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بدقماش قوم کو ختم کرنے کے لئے کہنے پر آپؐ نے اس حلیم کا پرتَو بنتے ہوئے عرض کی کہ اے اللہ! میں امید کرتا ہوں کہ ان کی نسل میں سے تیری عبادت کرنے والے پیدا ہوں گے۔ اور تجھ سے دعا بھی کرتا ہوں اور تو میری اس دعا کو قبول کر۔ اور پھر اس قوم میں سے دنیا نے دیکھا کہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے پیدا ہوئے۔ وہ جو آپؐ کی جان لینا چاہتے تھے، ان کی زندگی کا مقصد ہی یہ تھا کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی جان لیں۔ وہی آپؐ پر اپنی جانیں نثار کرنے والے بن گئے۔ پس اللہ تعالیٰ کی ڈھیل میں بڑی حکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں ان کا حساب نہیں لوں گا بلکہ مؤاخذہ میں ڈھیل ہے۔ اور فرمایا جب مؤاخذہ کا وقت آئے گا تو پھر اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو حد سے بڑھ جاتے ہیں فرماتا ہے کہ وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَھْرِھَا مِنْ دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنْ یُّؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۔ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیْرًا۔

(سورۃ الفاطر:46) اور اگر اللہ لوگوں کا اس کے نتیجہ میں مؤاخذہ کرتا جو انہوں نے کمایا تو اس (زمین) کی پشت پر کوئی چلنے پھرنے والا جاندار باقی نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو (آخری) مدت تک مہلت دیتا ہے۔ پس جب ان کی (مقررہ) مدت آ جائے گی تو (خوب کھل جائے گا کہ) یقیناً اللہ اپنے بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اس آیت سے کچھ پہلے اسی سورۃ فاطر میں اللہ تعالیٰ اپنے حلیم ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۔ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ ۔ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا۔ (سورۃ الفاطر:42) کہ یقیناً اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ وہ ٹل سکیں اور اگر وہ دونوں (ایک دفعہ) ٹل گئے تو اس کے بعد کوئی نہیں جو پھر انہیں تھام سکے۔ یقیناً وہ بہت بُردبار اور بہت بخشنے والا ہے۔

اس آیت کا مقصد ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لانے والے نہیں وہ اپنی مذموم حرکتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے یقیناً قابل ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ جو رحم کرنے والا ہے، بردبار ہے، بخشنے والا ہے اس نے تمہیں بچایا ہوا ہے اور ڈھیل دیتا ہے کہ ابھی بھی وقت ہے کہ اپنی حالتوں کو بدلو۔ اس رویّے کو بدلو جو آنحضرت ﷺ کے خلاف تم نے اپنایا ہوا ہے۔ اپنی اصلاح کر لو ورنہ اگر اللہ تعالیٰ اپنا حساب لینا شروع کر دے اور فوری سزا شروع کر دے تو چند لمحوں میں تمہیں ختم کر سکتا ہے۔ اور زمین و آسمان کو اس نے روک رکھا ہے۔ اگر وہ ٹل جائیں تو پھر قیامت کا نمونہ ہوگا۔ پس وہ خدا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے جو فوری بدلے نہیں لیتا اور بخشنے والا بھی ہے اس کی طرف جھکو اور اپنی حدود کے اندر رہو۔

یہ جو پہلی آیت مَیں نے پڑھی تھی (سورۃ الفاطر:46 مراد ہے۔ ناقل) اور ترتیب کے لحاظ سے وہ آخری آیت ہے۔ اس میں بھی اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ اگر تمہاری ان حرکتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فوری مؤاخذہ کرتا تو نہ کوئی جنگلی جانور باقی رہتا، نہ کوئی گھریلو جانور باقی رہتا، نہ کوئی پرندہ باقی رہتا۔ یعنی پھر یہاں دوبارہ اس بات کا اظہار فرمایا کہ تمہاری زندگی کی بقا جن زندگیوں سے وابستہ ہے اگر صرف انہی کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کر دے تو تمہاری زندگی اذیت ناک ہو جائے گی اور اسی عذاب میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاؤ گے۔ پس کس بات پر اِتراتے پھرتے ہو اور تکبر کرتے ہو۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو یہ عارضی ڈھیل دی ہے اس سے سبق سیکھو۔ یہ مستقل سزا بھی بن سکتی ہے۔ اب یہاں مرغیوں کی بیماریاں آئیں مثلاً برڈ فلو ہے، دنیا میں بڑا پھیلا۔ اس نے کئی ملکوں کے لوگوں کو پریشان کر دیا۔ یہ تو ہلکے ہلکے جھٹکے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتے ہیں۔ لیکن سب سمجھتے نہیں۔ سمجھتے وہی ہیں جو سمجھنے والے ہیں۔ ایک زمانے میں گائیوں کی بیماری نے ان کو پریشان کر دیا تھا۔ اگر غور کریں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ جو ہر چیز پر قادر ہے ایک وقت میں ہی دنیا کے ان تمام جانوروں میں کسی قسم کی بیماری پیدا کر دے تو دنیا اسی سے عذاب میں مبتلا ہو جائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ وہ ایک آخری مدت تک مہلت دیتا ہے اور جب وہ مدت آ جائے اور انسان اپنے رویوں میں تبدیلی نہ کرے، خدا کے کاموں میں ہاتھ ڈالنے سے باز نہ آئے، اس کی رَکھ میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو پھر مزید ڈھیل نہیں ہوتی۔ پھر صفت حلیم کی بجائے دوسری صفات اپنا کام کرنا شروع کر دیتی ہیں۔

اس آیت میں بھی اور دوسری آیات میں بھی دَآبَّـــہ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کا ترجمہ ہے جاندار یا جانور۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ زمین کے کیڑے، پس یہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایسے لوگ جو خدا تعالیٰ کے اور اس کے نبیوں کے مقابلے پر کھڑے ہوتے ہیں وہ دنیا کے کیڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی کہ اگر یہ لوگ اپنی اصلاح نہیں کرتے تو جس طرح کیڑوں کو مسلنے میں کوئی عار نہیں ہے ان کو بھی اسی طرح ختم کر دے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون کے مطابق ایک مدت تک مہلت دی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اور ہر دیندار کی نظر میں یہ لوگ بے حقیقت ہیں۔ ذلیل کیڑے سے زیادہ ان لوگوں کی کوئی حیثیت نہیں جو خدا کے مقابلے پر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ تو چند مثالیں ہیں جو مَیں نے پیش کیں، ان لوگوں کی جو استہزاء میں بڑھے ہوتے ہیں اور خاص طور پر اسلام اور آنحضرت ﷺ کو نشانہ بناتے ہیں اور زبان حال سے یہ کہتے ہیں کہ اسلام کا اگر کوئی خدا ہے تو سامنے آ کر ہم سے بدلہ کیوں نہیں لیتا۔ تو اللہ تعالیٰ حلیم ہے درگزر کرتا ہے لیکن جب اس کی چکی چلتی ہے تو اس دنیا میں بھی حد سے بڑھے ہوؤں کو خائب و خاسر کر دیتی ہے اور اگلے جہان میں بھی۔

قرآن کریم کی ان آیات میں ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف استہزاء اور بدزبانی اور بدگوئی سے باز نہیں آتے کہ اللہ کی چھوٹ سے غلط فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اس کتاب کو ماننے والے، قرآن کریم کو ماننے والے جو لوگ ہیں ان پر تو اور بھی زیادہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس پر غور کر کے غلط استہزاء اور الزام تراشی سے باز آئیں۔ اگر اللہ تعالیٰ پکڑ نہیں رہا تو یہ نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعوذ باللہ جھوٹے ہونے کی دلیل ہے نہ تم لوگوں کے سچے ہونے کی دلیل ہے۔ پس مسلمانوں کو غور کرنا چاہئے ان پر بھی بڑی آفات آ رہی ہیں، ان پر بھی غور کریں۔

یہاں میں احمدیوں کو بھی ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ بعض جلد باز سمجھتے نہیں اور فکر میں رہتے ہیں کہ حالات بدلتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ فرمایا ہر کام کے لئے ایک اجل مسمّٰی ہے اور عذاب کے لئے تو خاص طور پر اس نے اجل مسمّٰی کا ذکر کیا ہے۔ جب وہ آئے گی تو نہ (کوئی) اس سے ایک قدم آگے جائے گا نہ پیچھے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنی تمام صفات کا اظہار کرتا ہے اور بوقتِ ضرورت کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وعدہ ہے کہ آپ کی جماعت کا غلبہ ہوگا اور انشاء اللہ ضرور ہوگا۔ بعض احمدی بعض الہامات پر خوش فہمی میں وقت کا تعین شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ وہ وقت نہیں بتاؤں گا۔ پس اگر حضرت مسیح موعودؑ کو وقت نہیں بتایا گیا تو مَیں آپ کون ہیں جن کو وقت کا پتہ لگ جائے؟ اگر وقت کا پتہ لگ جائے تو بغتۃً کیا ہوا؟ تو ہمارا کام دعائیں کئے جانا ہے اور وقت کا انتظار کرنا ہے۔ قوموں کی زندگی میں چند سال کوئی لمبا عرصہ نہیں ہوا کرتا۔ تمام مخالفتوں کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی جو ترقی ہے وہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ چاہے کسی کی ظاہری دشمنی کی کوششیں ہوں یا چھپی ہوئی دشمنی کی کوششیں ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں اور نہ کبھی بگاڑ سکیں اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے سے آگے ہی بڑھ رہی ہے اور انشاء اللہ بڑھتی ہی چلی جائے گی۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے اعمال کی طرف توجہ دیں۔ اور یہ بڑی اہم بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو پاک صاف رکھے اور ہمارے سے وہ اعمال کروائے جو اس کی رضا کے حصول کے اعمال ہوں۔ اگر ہم نے اپنے عملوں کو، اپنے دلوں کو غلط کاموں سے پاک صاف رکھا تو بعید نہیں کہ جلد وہ غلبہ عطا ہو اور وہ نظارے ہمیں نظر آئیں جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

پس ہمیں اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ غفور بھی ہے اور حلیم بھی ہے ہمارے کسی عمل کی وجہ سے ہمارا مؤاخذہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یُؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ (سورۃ البقرۃ:226) یعنی تمہارا مؤاخذہ کرے گا جو تمہارے دل کماتے ہیں اور پھر آگے فرمایا کہ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بردبار ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''انسان کے دل کے تخیلات جو بے اختیار اٹھتے رہتے ہیں اس کو گنہگار نہیں کرتے بلکہ عنداللہ مجرم ٹھہر جانے کی تین ہی قسم ہیں۔(1) اول یہ کہ زبان پر ناپاک کلمے جو دین اور راستی اور انصاف کے برخلاف ہوں جاری ہوں۔(2) دوسرے یہ کہ جوارح یعنی ظاہری اعضاء سے نافرمانی کی حرکات صادر ہوں۔(3) تیسرے یہ کہ دل جونافرمانی پر عزیمت کرے یعنی پختہ ارادہ کرے کہ فلاں فعل بدضرور کروں گا۔اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ (سورة البقرة:226) یعنی جن گناہوں کو دل اپنی عزیمت سے حاصل کرے ان گناہوں کا مؤاخذہ ہوگا مگر مجرد خطرات پر مواخذہ نہیں ہوگا کہ وہ انسانی فطرت کے قبضہ میں نہیں ہیں۔خدائے رحیم ہمیں اُن خیالات پر نہیں پکڑتا جو ہمارے اختیار سے باہر ہیں۔ہاں اس وقت پکڑتا ہے کہ جب ہم ان خیالات کی زبان سے، یا ہاتھ سے یا دل کی عزیمت سے پیروی کریں بلکہ بعض وقت ہم ان خیالات سے ثواب حاصل کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے صرف قرآن کریم میں ہاتھ پیر کے گناہوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ کان اور آنکھ اور دل کے گناہوں کا بھی ذکر کیا ہے۔جیسا کہ وہ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل:37) یعنی کان اور آنکھ اور دل جو ہیں ان سب سے بازپرس کی جائے گی۔اب دیکھو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کان اور آنکھ کے گناہ کا ذکر کیا ایسا ہی دل کے گناہ کا بھی ذکر کیا مگر دل کا گناہ خطرات اور خیالات نہیں ہیں کیونکہ وہ تو دل کے بس میں نہیں ہیں بلکہ دل کا گناہ پختہ ارادہ کر لینا ہے۔صرف ایسے خیالات جو انسان کے اپنے اختیار میں نہیں گناہ میں داخل نہیں۔ہاں اس وقت داخل ہو جائیں گے جب ان پر عزیمت کرے اور ان کے ارتکاب کا ارادہ کر لیوے۔ایسا ہی اللہ جلّ شانہٗ اندرونی گناہوں کے بارے میں ایک اور جگہ فرماتا ہے قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔(سورة الاعراف:34) یعنی خدا نے ظاہری اور اندرونی گناہ دونوں حرام کر دیئے ہیں''۔

(نورالقرآن نمبر2۔روحانی خزائن جلد9صفحہ427تا428مطبوعہ لندن)

پس اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں ان سے فیض حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے نظارے کرتے رہنے والے بنیں اور اس کے لئے تین باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے، جن سے ظاہری طور پر ایک مومن نیکیاں بجالانے والا ہوتا ہے اور دل بھی پاک رہتا ہے۔

آپ نے پہلی بات یہ بتائی کہ کوئی ایسی بات کبھی کسی کے خاص طور پر احمدی کے منہ سے نہ نکلے جو سچائی اور انصاف کا گلا گھونٹنے والی ہو۔جس سچائی پر قائم رہنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس سے کبھی دور جانے والے نہ ہوں۔اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کا خدا تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے اس کو کبھی بھولنے والے نہ ہوں۔ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے بارے میں فرمایا کہ اپنوں کے خلاف بھی اگر تمہیں انصاف قائم کرنے کے لئے گواہی دینی پڑے تو گواہی دو۔اور پھر اس حد تک فرمایا کہ کسی کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم انصاف کے تقاضے نہ پورے کرسکو۔پس یہ بہت اہم حکم ہے۔اللہ حلیم ہے تو ہمیں بھی حلم اختیار کرنا چاہئے۔

پھر دوسری بات یہ کہ کسی بھی عمل سے ایسی حرکت ظاہر نہ ہو جو نافرمانی والی ہو۔اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ لڑائی جھگڑوں اور دنگا فسادوں سے بچو تو اس پہ پوری طرح عمل ہو۔پھر ظاہری عمل ہی نہیں اگر کسی نے اپنے لئے دل میں بھی کسی غلط کام کا ارادہ کیا ہے تو یہ بات بھی اسے خدا تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے لانے والی ہوگی۔ہاں اس بات کی تو چھوٹ ہوسکتی ہے کہ جو دل میں خیال آئے، کیونکہ بعض اوقات انسان کے دل میں خیالات آجاتے ہیں کہ بس میں نہیں ہوتا۔اگر کوئی بدخیال آتا ہے تو اس کو فوراً جھٹک دے۔لیکن اگر اس کو دل میں بٹھائے، دوہراتا رہے اور یہ ارادہ بھی کرے کہ یہ کام میں ضرور کروں گا تو یہ گناہ ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ اگر کسی شخص کے دل میں برا خیال آئے اور وہ اس کو دبالے اور اس کے مطابق عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں پوری نیکی لکھے گا۔اس بدخیال کو دبانے کی وجہ سے اسے نیکی کی جزاء ملے گی۔

پس یہ ہمارا خدا ہے، جو غفور بھی ہے اور حلیم بھی ہے۔پس خدا کی اس صفت حلیم کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے جو فوری طور پر نہیں پکڑتا بلکہ موقع دیتا ہے کہ انسان اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرے۔صفت حلیم کے ساتھ غفور کو لگا کر اس بات کا اعلان کیا کہ میں اپنے بندوں کے گناہوں اور غلط کاموں سے جو صرف نظر کرتا ہوں، درگزر کرتا ہوں، پردہ پوشی کرتا ہوں تو بندے کا یہ کام ہے کہ اس پر بجائے گناہوں میں بڑھنے کے استغفار سے کام لے اور میرے سے بخشش طلب کرے اور میری اس صفت سے فائدہ اٹھائے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
شریف جیولرز ربوہ

بقیہ اداریہ از صفحہ 2

کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔''(خطاب ۲۲ اگست ۲۰۰۳ء ماہنامہ خدیجہ مئی ۲۰۰۷ء)

خلافت سے وابستہ رہنے کا عہد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۴؍جنوری ۱۹۶۰ء کو ایک جلسہ کے موقع پر کے موقعہ پر جماعت کے تمام افراد کو کھڑا کرکے ان سے یہ عہد لیا تھا کہ:

''ہم نظام جماعت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدو جہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔(الفضل ۱۶؍فروری ۱۹۶۰ء ماہنامہ خدیجہ جرمنی مئی ۲۰۰۷ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عہدوں کو پورا کرنے اور قیامت تک نسلاً بعد نسلٍ ہمیں خلافت حقہ احمدیہ سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔اللّٰھم آمین (قریشی محمد فضل اللہ)

تصحیح و معذرت : بدر مجریہ 8/15 مئی خلافت نمبر کے صفحہ 8 پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہد کے عنوان سے جو اقتباس درج ہے اس میں ۲۴؍فروری کی بجائے ۲۴؍جنوری پڑھا جائے ادارہ اس غلطی کے لئے معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

طلباء کے لئے مفید معلومات..................

Courses availabale After 12th Class for Science and Non Science Students

1. Engineering and Technology Courses:

(i) Aeronautical Engineering

(ii) Agricultural Engineering.

(iii) Automobile Engineering.

(iv) Applied Electronic and Instrumentation.

2. Architecture and Town Planning:

(i) Architecture.

(ii) Building Construction Technology.

(iii) Interior Design and Planning.

3. Medical Courses:

MBBS, B.DS (Dentistry), BHMS (Homeiopathy), BV Sc & AH (Veterinary Science & Animal Husbandry.)

4. Management Courses: BBA, BBS, BBM; Hotel Management.

FORM FACT AND FIGURE

FOR 9TH, 10TH, 11TH & 12TH STUDENTS ONLY

(1) What subjects are you studying at present?

(2) What are the marks obtained in each subject in your last exam?

(3) Which are your favourite subjects at present?

(4) What is your future plan and what subjects you would like to take in future and why do you want to take those subjects in future?

InshAllah once you write to us giving the above details we will be able to guide you in choosing your future subjects through the Grace of Allah. Please write to us as soon as you receive this notice.

Note : Every student who will be writing 9th or 11th exams and 10th or 12th board exam this year should send the above details to Nazarath Talim as early as possible. A student can send the reply in english, urdu, hindi or any other India language.**(Nazir Taleem Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian)**

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ماموریت کا آخری سال

............احیاءِ دین اور قیامِ شریعت کی مصروف زندگی............

(حبیب الرحمٰن زیروی ربوہ۔ پاکستان)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ۱۱؍مارچ ۱۹۹۴ء میں فرمایا:

’’میں نے اپنی خلافت کے بعد پہلے خطاب میں جماعت کو متوجہ کیا تھا کہ یاد رکھو یہ غیر معمولی دن ہیں جن میں ہم داخل ہوئے ہیں۔ بیاسی (۱۸۸۲ء) میں پہلا ماموریت کا الہام ہوا ہے حضرت مسیح موعود کو اور بیاسی (۱۹۸۲ء) ہی میں اللہ تعالیٰ نے مجھے قائم فرمایا۔ اس خلافت کے بعد سے وہ ساری تاریخ بیاسی سے لیکر آخر تک دہرائی جارہی ہے اور دہرائی جائے گی وہ ساری برکتیں جو مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے عطا کرنی شروع کی تھیں یہ اسی دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ سب اس میں شریک ہیں میں نہیں، آپ سب۔ وہ ساری جماعت جس کو خدا نے آغاز سے لے کر آخر تک کے لئے ان برکتوں کو دیکھنے کے لئے چن لیا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو کتنی برکتیں دیکھیں گے۔ مگر دعا ہمیں یہی کرنی چاہئے کہ ہم میں سے بھاری تعداد ایسی ہو جو بیاسی (۱۹۸۲ء) سے لے کر آخر تک کم از کم ۲۰۰۸ء تک زندہ رہ کر اللہ کے فضلوں کے گواہ بنتے رہیں اور یہ وہ مبارک عظیم دور ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں اس کا شکر کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ ناممکن ہے۔ یہ وہ جادو ہے جو میں کہہ رہا ہوں جس کے نشے میں ہم چل رہے ہیں اور یہی وہ جادو ہے جو حقیقت بن کر دنیا کی تقدیر پر بدلے گا۔ آپ پر اس جادو کا نشہ طاری ہے تو یاد رکھیں کہ پھر اس سے دنیا میں تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ اس روح کے ساتھ آپ ترقی کی اس راہ پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ دشمن تکلیفیں پہنچاتا ہے پہنچاتا رہے، فضلوں کی راہ نہیں روک سکتا، نہیں روک سکتا، نہیں روک سکے گا۔ جو چاہے کرلے۔ لیکن آپ وفا کے ساتھ اس راہ پر قدم رکھتے رہیں اس سے قدم ہٹائیں نہیں۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر آنے والا ہمارے لئے برکتیں لے کر آئے گا۔ ہر آنے والا ہفتہ ہمارے لئے اور برکتیں لے کے آئے گا۔ ہر آنے والا مہینہ ہمارے لئے اور برکتیں آسمان سے انڈیلے گا۔ ہر آنے والا سال برکتوں کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کرے گا۔ ہر جانے والا سال برکتیں چھوڑ کر ہمارے لئے جائے گا۔ یہ عظیم دور ہے جس میں ہم گزر رہے ہیں۔ پس خدا کے شکر کے گیت گاتے ہوئے اس کی حمد و ثنا کرتے ہوئے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے آگے آگے بڑھتے چلے جاؤ، کوئی نہیں جو تمہاری راہ روک سکے۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل ۲۹؍دسمبر ۲۰۰۰ء)

اس عہد ساز تناظر میں سو سال پہلے ۱۹۰۸ء کے ایمان افروز، حالات اور واقعات کا روحانی مائدہ پیش خدمت ہے:

یکم جنوری ۱۹۰۸ء الہام ہوا: ’’اِنّی مَعَکَ اَیْنَمَا تَذْھَبُ وَتَسِرُ‘‘۔ ترجمہ: میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو جائے اور پھرے۔

(تذکرہ صفحہ ۶۳۴)

۲؍جنوری ۱۹۰۸ء: (۱) اِنّی مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ‘‘ ترجمہ: میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔

(۲) ’’اِنّی مَعَکَ فِیْ کُلِّ حَالٍ وَعِنْدَ کُلِّ مَقَالٍ‘‘ ترجمہ: مَیں تیرے ساتھ ہوں ہر حال میں اور ہر گفتگو میں۔

(۳) اِنّی مَعَکَ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ‘‘

ترجمہ: میں تیرے ساتھ ہوں ہر ایک میدان میں اللہ کی طرف سے نصرت اور فتح قریب ہے۔

(۴) نَصَرَکُمُ اللّٰہُ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا۔

ترجمہ: مدد کی اللہ تعالیٰ نے تمہاری مؤیدانہ مدد۔

(تذکرہ صفحہ ۶۳۴)

۹؍جنوری ۱۹۰۸ء: اپنی کتابوں میں تکرارِ مضامین کی وجہ

فرمایا: ’’ہم جو کتاب کو لمبا کر دیتے ہیں اور ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ مختلف طبائع مختلف مذاق کے ناظرین کسی نہ کسی طریقے سے سمجھیں اور شاید کسی کو کوئی نکتہ دل لگ جائے اور اس سے ہدایت پالے اور یُوں بھی اکثر دل جو طرح طرح کی غفلتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اُن کو بیدار کرنے کے لئے ایک بات کا بار بار بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۳۲)

باوجود اس قدر علالت اور ضعف کے جو چہرے سے نمایاں تھا قریباً ایک گھنٹہ تک ایک نہایت لطیف خطبہ تقویٰ اور دعا اور قربانی پر بیان فرمایا۔ (الحکم ۱۸؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۶، بدر ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

قادیان دارالامان کی جنت نظیر زندگی کا نقشہ

اخبار ’’الحکم‘‘ رقمطراز ہے۔

۲۰؍جنوری ۱۹۰۸ء: ’’قادیان دارالامان کی زندگی دراصل بے نظیر زندگی ہے۔ ہم جب اپنے خاص مقام زندگی اور یہاں کی زندگی کا مقابلہ کرتے ہیں تو ہمارا دل بے اختیار بول اُٹھتا ہے کہ

سارے جہاں سے بہتر دارالاماں ہمارا
دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

یہاں کا رہنا دراصل نکتہ شناس کو بہت کچھ سوجھا دیتا ہے وحد یہ ہے کہ یہاں کا کوئی لحظہ اور کوئی دم ذکر اللہ سے خالی نہیں ہے۔ یہاں رات اور دن کا پتہ ہی نہیں لگتا کہ کدھر جاتے ہیں پہلے تو ہم حیران ہوا کرتے تھے کہ کس طرح یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ رات اور دن کا پتہ لگانا مشکل ہوا کرتا ہے مگر اب پتہ لگا کر ضرور بضرور ایسا ہوا کرتا ہے کہ نہ رات کا پتہ لگتا ہے اور نہ دن کا۔

ہم جب رات کو سونے کے لئے بستر پر جاتے ہیں تو خدا کا ذکر ہی چار طرف سے سنتے ہوئے سوتے ہیں جب صبح سویرے منہ اندھیرے اُٹھتے ہیں تو اس وقت بھی ہر طرف سے یہی صدائیں آتی ہیں گویا کہ یہ جگہ ایک ایسا چمن بے نظیر بنا ہوا ہے کہ جس میں ہر طرف پرندے چہچہا رہے ہیں۔

صبح کی نماز کے بعد مہمان خانہ میں حکیم فصل الدین صاحب کا درس عجیب لطف دیتا ہے۔ حکیم الامۃ مولانا نورالدین صاحب کا سارا دن فیض کا دروازہ کھلا رہتا ہے مولانا کی عجیب و غریب باتیں سنتے سنتے ہی نماز ظہر کا اور پھر عصر کا وقت آجاتا ہے۔ ظہر اور عصر کی نمازوں میں اکثر حضور انور مسیح موعود علیہ السلام تشریف لاکر دیدار سے مشرف کرتے ہیں اور پاک نصیحتوں سے روحانی بیماروں کا تسلی بخش علاج کرتے ہیں نماز عصر کے بعد مسجد اقصیٰ میں درس قرآن مجید سے جو جُو ّرِ بے بہا حکیم الامۃ عطا کرتے ہیں اُن کا بیان کرنا موجب طول طویل ہے۔ اس مبارک درس کے تھوڑی دیر بعد ہی نماز مغرب ہوتی ہے اُس کے بعد اور پھر عشاء کی نماز کے بعد تک کوئی ایسی جگہ اور کوئی مقام یہاں کا نہیں دیکھا جاتا کہ جہاں ذکر اللہ کا نہ ہوتا ہو۔

گویا کہ دارالامان کے درو دیوار سے ہی ذکر اللہ کے آوازے آکر عاشقان الٰہی کو لذت اور سرور سے بھر دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بہتوں نے یہاں کی زندگی میں ہی اپنی خیر دیکھی ہے اور دنیا کے سب تعلقات کو چھوڑ چھاڑ کر یہیں کے ہو رہے ہیں اس میں شک نہیں ہے کہ ان کی یہ ہمتیں بڑی قابل قدر اور قابل تقلید ہیں جن پر گویا خدائی رنگ چڑھ گیا ہے اور فی الحقیقت انہیں لوگوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا راز سمجھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب میں توفیق پیدا کرے کہ ہم ان کے جیسے اپنے دل بنا دیں اور خدا کے مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے ہی تابعدار بنیں جیسا کہ حق تابعدار بننے کا ہے۔

بالآخر یہ عرض کر دینا بھی بے جا نہ ہوگا کہ اگر دنیا میں جنت کی کوئی جگہ زندہ نمونہ ہے تو وہ دارالامان قادیان ہے۔‘‘ (الحکم ۲۰؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

۹؍فروری ۱۹۰۸ء الھامات

(۱) اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَکٌ۔ ترجمہ: تو امام مبارک ہے۔

(۲) اِنّیْ مَعَکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرضِ۔ ترجمہ: میں تیرے ساتھ ہوں آسمان اور زمین میں

(۳) اِنّیْ مَعَکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ ترجمہ: میں دنیا اور آخرت میں تیرے ساتھ ہوں۔

(تذکرہ: صفحہ ۶۳۵)

۱۰؍فروری ۱۹۰۸ء آداب مجلس: ’’ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ یہی مومن کا طریق ہونا چاہئے کہ بات کرے تو پوری کرے ورنہ چپ رہے۔ جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ تا کہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا کھول کر جواب دو۔ دو باتیں یا جواب یا چپ رہنا۔ یہ تیسرا طریق نفاق ہے کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملائے جانا۔ دبی زبان سے اخفاء کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۴۹)

۱۷؍فروری ۱۹۰۸ء:

تقریب نکاح

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

بروز شنبہ بعد از نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی صاحبزادی مبارکہ بیگم کا عقد نکاح حضرت نواب محمد علی خان کے ساتھ ہوا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ پڑھا۔ جس میں آپ نے اوّل عربی زبان میں حمد الٰہی کے بعد چند آیات قرآنی پڑھیں اور پھر عربی زبان کی ضرورت اور خوبیوں پر مختصر ریمارکس کرتے ہوئے عربی عبارت کی تفسیر اور تشریح کی اور نکاح کی ضرورت اور اس کے فوائد پر بحث کی اور اخیر میں حق مہر کے متعلق فرمایا کہ ہر ایک کا مہر اس کے حالات اور اس کی قوم اور ملک کے حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ ایک غریب شخص کا نکاح صرف اتنے پر ہوا کہ اس نے اپنی بیوی کو چند آیات قرآنی پڑھا دیں۔ قادیان میں ہی ایک نکاح اس قسم کا ہوا تھا۔ اس واسطے نواب صاحب کے خاندان کی رسم کے مطابق تو حق مہر کئی کئی لاکھ روپیہ ہوتا ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو پسند نہ فرمایا۔ تاہم نواب صاحب کی وجاہت اور ریاست کے لحاظ سے چھپن ہزار روپئے حق مہر مؤجل مقرر ہوا جس پر ایجاب و قبول مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ یہ تعلق نواب صاحب کے واسطے بہت ہی خوش قسمتی کا موجب ہوا۔ اس تعلق سے نواب صاحب موصوف خدا تعالیٰ کے مسیح موعودؑ کی دعاؤں سے بیش از بیش فیض اٹھائیں گے اور خدا تعالیٰ کے ان انعام و کرام سے حصہ لیں گے جو مبارکہ بیگم کی ذات بابرکات کے لئے

اللہ تعالیٰ نے اپنے موعود مامور کے ذریعہ سے وعدہ فرمائے ہوئے ہیں کیونکہ مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے ایسے الہام ہوئے تھے جو اخباروں میں شائع نہیں ہوئے ان میں سے صرف ۱۹۰۱ء میں ایک الہام اس بارے میں اخبار الحکم میں شائع ہوا تھا جب کہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تھی۔ اور نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی صحیح وسالم ان کے گھر میں آباد تھی۔ اور وہ الہام ہے۔ نواب.......مبارکہ بیگم۔ یہ الہام دو الگ الگ فقرے ہیں۔ ایک (نواب) دوسرا فقرہ (مبارکہ بیگم) اس الہام میں دونوں فقروں کو ایک جگہ بالمقابل لکھ کر یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو مبارک فرمائے اور برکتوں کا موجب کرے۔ آمین‘‘
(البدر ۲۰/۲۷ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

۱۷/مارچ ۱۹۰۸ء: فوٹوگرافی: ’’ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا تھا کہ عکسی تصویر لینا شرعاً جائز ہے؟ فرمایا کہ:
یہ ایک نئی ایجاد ہے پہلی کتب میں اس کا ذکر نہیں۔ بعض اشیاء میں ایک منجانب اللہ خاصیت ہے جس سے تصویر اُتر آتی ہے۔ اگر اس فن کو خادمِ شریعت بنایا جاوے تو جائز ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۷۹)

انگریزی دانوں کے لئے حصولِ ثوابی کی راہ: فرمایا کہ: ’’اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہم نے انگریزی نہیں پڑھی کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ انگریزی اگر ہم پڑھے ہوئے ہوتے تو اردو کی طرح اس کے بھی دو چار صفحے ہم لکھ دیا کرتے مگر خدا نے چاہا کہ آپ ہیں (مراد حضرت اکرم مفتی محمد صادق صاحب) اور مولوی محمد علی صاحب ہیں آپ لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جاوے۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۸۰)

ایک کتاب لکھنے کی خواہش: فرمایا کہ: ’’میں چاہتا ہوں کہ ایک کتاب تعلیم کی لکھوں اور مولوی محمد علی صاحب اس کا ترجمہ کریں اس کتاب کے تین حصے ہوں گے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے کیا کیا حقوق ہم پر ہیں اور تیسرے یہ کہ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۸۴)

۲۱/مارچ ۱۹۰۸ء:

قادیان میں فنانشل کمشنر کی آمد
اور حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات

’’مارچ ۱۹۰۸ء کے تیسرے ہفتہ میں پنجاب کے فنانشل کمشنر سر جیمز ولسن اپنے دورہ کے دوران میں قادیان آئے اور گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر کنگ کے ساتھ قادیان میں اپنا مقام رکھا جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ صوبہ کا ایک بڑا افسر جو اس زمانہ میں گورنر سے دوسرے نمبر پر ہوتا تھا قادیان آکر ٹھہرا تھا اور غالباً اس کی وجہ یہ تھی کہ گورنمنٹ ایک ذمہ دار افسر کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق مستند معلومات حاصل کرنا چاہتی تھی اور ان مخالفانہ رپورٹوں کی صحت یا عدم صحت کا امتحان کرنا چاہتی تھی جو ان ایام میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق اس کے مخالفوں کی طرف سے اوپر پہنچ رہی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایت کے ماتحت جماعت احمدیہ نے جن میں بہت سے احباب قادیان کے باہر سے بھی آئے ہوئے تھے فنانشل کمشنر صاحب کا بہت اچھی طرح استقبال کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی دعوت بھی کی اور پھر آپ ان کی اس خواہش پر کہ مَیں مرزا صاحب سے ملنا چاہتا ہوں خود اُن کے کیمپ میں تشریف لے گئے جہاں صاحب موصوف آپ کے ساتھ بڑی عزت کے ساتھ پیش آئے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق بہت سے سوالات پوچھتے رہے اور ملک کی سیاسی فضا کے متعلق بھی گفتگو ہوئی اور سر جیمز ولسن اس ملاقات سے بہت محظوظ ہو کر واپس گئے۔‘‘
(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

۲۲/مارچ ۱۹۰۸ء: ڈاکٹروں واطباء جماعت احمدیہ کا اجلاس قادیان میں منعقد ہوا۔

۲۵/مارچ ۱۹۰۸ء بابو کیشپ چند چٹرجی کا احمدی ہونا: بابو موصوف کلکتہ کے ایک معزز برہمن خاندان کے معزز ممبر ہیں۔ آپ کلکتہ سے شملہ جا رہے تھے کہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن فرخ آباد سے جو کہ بوجہ کسی قدر علالت طبع تبدیل آب و ہوا کی غرض سے قادیان تشریف لا رہے تھے گاڑی میں ملاقات ہوگئی۔ دوران گفتگو ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے منزل مقصود اور وہاں کے مفصل حالات اور حضرت اقدس علیہ السلام کا خدا کی طرف سے زمانہ موجودہ کی اصلاح کے واسطے مبعوث ہو کر آنے کے متعلق بھی مفصل طور سے ذکر کیا اور آپ کے متعلق ہر پہلو کے مفصل حالات سے بابو صاحب کو آگاہ کیا۔ چنانچہ بڑے اخلاص اور اظہار عقیدت سے حضرت اقدس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور بابو صاحب پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ آپ نے اپنے اسلام لانے کا ارادہ دوسرے ہی دن ظاہر کر کے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی مگر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ابھی آپ کچھ اور ٹھہریں اور اس معاملہ پر غور کرلیں۔ اس طرح سے بابو صاحب کو چند روز اور ٹھہرنے کا موقع مل گیا اور انہوں نے اپنے خیالات کو اور بھی مضبوط کرلیا۔ آخر ۲۵/مارچ ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپ کا نام احمد کیشپ چندر چٹرجی رکھا گیا۔‘‘ (الحکم ۳۰/مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

۲۹/مارچ ۱۹۰۸ء تعویز گنڈے کرنا ہمارا کام نہیں: ’’قبل عصر ایک شخص نے اپنی کچھ حاجات تحریری طور پر پیش کیں۔ حضرت اقدس نے پڑھ کر فرمایا کہ: اچھا ہم دُعا کریں گے۔
تو وہ شخص کسی قدر متحیر ہو کر پوچھنے لگا۔ آپ نے میری عرضداشت کا جواب نہیں دیا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ: ’’ہم نے کہا ہے کہ دُعا کریں گے۔‘‘
اس پر وہ شخص بولا کہ حضور کوئی تعویذ نہیں کیا کرتے؟ فرمایا: تعویز گنڈے کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمارا کام تو صرف اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرنا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۰۵)

۷/اپریل ۱۹۰۸ء:

قادیان میں دو امریکن سیاحوں کی آمد

اپریل ۱۹۰۸ء کے شروع میں ایک امریکن مرد اور ایک امریکن عورت جو امریکہ سے ہندوستان کی سیاحت کے لئے آئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے لئے قادیان آئے۔ ان کے ساتھ لاہور کا ایک انگریز بھی تھا۔ ان تینوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں بڑی محبت سے ملے اور ان کے سوالات کے جواب دیتے رہے۔ آپ نے ان کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کیا اور مسیح کی بعثتِ ثانی کی حقیقت سمجھائی اور اپنے بعض نشانات بھی بیان کئے۔ وہ آپ کی باتوں سے بہت متاثر ہوئے اور دورانِ گفتگو میں آپ سے کہا کہ کوئی نشان ہمیں بھی دکھایا جاوے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ غور کریں تو آپ کا وجود ایک نشان ہے۔ انہوں نے گھبرا کر پوچھا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ آج سے چند سال پہلے مَیں یہاں بالکل گمنامی کی حالت میں پڑا تھا اور قادیان کا دور افتادہ گاؤں لوگوں کی نظروں سے بالکل مستور تھا۔ اس وقت خدا نے مجھے خبر دی تھی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بڑی شہرت دے گا اور لوگ دور دراز سے تیری ملاقات کے لئے آئیں گے اور تیری نصرت کے لئے دور دراز سے سامان پہنچیں گے۔ پھر اس کے بعد میری سخت مخالفت ہوئی مگر باوجود اس مخالفت کے خدا نے اپنے وعدہ کو پورا کر کے دکھا دیا چنانچہ آپ صاحبان کا یہاں آنا بھی اس پیشگوئی کے ماتحت ایک خدائی نشان ہے ورنہ کہاں امریکہ اور کہاں قادیان اس پر یہ لوگ بہت گھبرائے کہ ہم اپنے منہ سے ایک بات کہہ کر خود ہی پکڑے گئے۔‘‘
(الحکم ۱۰/اپریل ۱۹۰۸ء نمبر ۲۶ جلد ۱۲ صفحہ ۱)

۲۵/اپریل ۱۹۰۸ء: آخری صحابی: حضرت میاں جہاں خان صاحب آف مانگٹ اونچا تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ آخری صحابی ہیں جنہیں دستی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کی تحریری بیعت اخبار بدر ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱ پر شائع ہوئی۔ انہوں نے ایک بار خود بیان فرمایا کہ ’’حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جب لاہور تشریف لائے تو انہوں نے حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر دستی بیعت کی تھی۔‘‘
(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۵۳۲)

۲۷/اپریل ۱۹۰۸ء: سفر لاہور اور وفات کے الہامات کا اعادہ: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں: ان ایام میں ہماری والدہ صاحبہ کی طبیعت علیل رہتی تھی اور ان کی خواہش تھی کہ لاہور جا کر کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر کو دکھا کر علاج کرائیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی طبیعت کے محض کسی مخفی اثر کے ماتحت اس وقت سفر کرنے میں متامل تھے۔ لیکن آخر آپ والدہ صاحبہ کے اصرار پر تیار ہوگئے۔ یہ اپریل ۱۹۰۸ء کے آخری یام تھے۔ لیکن ابھی آپ قادیان میں ہی تھے اور دوسرے دن روانگی کی تیاری تھی ۲۵ اور ۲۶ اپریل کی درمیان شب کو آپ کو یہ الہام ہوا کہ:

مباش ایمن ازبازیٔ روزگار
زمانے کے کھیل سے بے خوف نہ رہ

یہ ایک چونکا دینے والا الہام تھا اور چونکہ اتفاق سے اس دن ہمارے چھوٹے بھائی کی طبیعت بھی علیل ہوگئی اس لئے آپ پھر متامل ہوگئے اور اس دن کی روانگی ملتوی کر دی۔ لیکن چونکہ ادھر والدہ صاحبہ کی خواہش تھی اور ادھر الہام میں کوئی تعیین نہیں تھی اور بھائی کی حالت میں بھی افاقہ تھا اس لئے آپ دوسرے دن یعنی ۲۷/اپریل ۱۹۰۸ء کو قادیان سے روانہ ہوگئے۔ (سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۷۷)

قیام لاہور کا پہلا دن: ۳۰/اپریل ۱۹۰۸ء حضور علیہ السلام کا پہلا دن تھا جب کہ ابھی پوری طرح یکسوئی اور سکون میسر نہیں آسکا تھا مگر اس دن سے ہی حضور نے پوری قوت سے پیغام پہنچانا شروع کر دیا۔ چنانچہ اس روز فرمایا:
’’ہمیں خدا نے ایک پکا وعدہ دیا ہے اس میں ذرا بھی شک نہیں اور وہ یہ ہے کہ ’’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔‘‘ نیز فرمایا:
’’جب بات حد سے بڑھ جاتی ہے تو فیصلہ کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ ہمیں ’’دعوت الی اللہ‘‘ کرتے ہوئے چھبیس سال ہوئے اور جہاں تک ممکن تھا ہم ساری ’’دعوت‘‘ کر چکے ہیں اب وہ خود ہی کوئی ہاتھ دکھلاوے گا اور فیصلہ کرے گا۔‘‘
(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۵۲۷)

۲/مئی ۱۹۰۸ء ہم اپنا کام ختم کر چکے ہیں: ہم نے اپنی زندگی میں کوئی کام دنیوی نہیں رکھا۔ ہم قادیان میں ہوں یا لاہور میں جہاں ہوں ہمارے انفاس اللہ ہی کی راہ میں ہیں معقولی رنگ میں اور منقولی طور سے تو اب ہم اپنے کام کو ختم کر چکے ہیں۔ کوئی ایسا پہلو نہیں رہ گیا جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو۔ البتہ اب تو ہماری طرف سے دُعائیں باقی ہیں۔ خدا نے بھی کوئی امر باقی اُٹھا نہیں رکھا۔ معجزات اس کثرت اور ہیبت سے دکھائے ہیں کہ دشمن ان کی عظمت اور شوکت کو مان گئے ہیں۔ اب اگر کوئی ہدایت نہ پاوے تو یہ ہمارے اختیار کی بات نہیں ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۷۹)

شہزادہ سلطان ابراہیم صاحب اور مسٹر محمد علی صاحب جعفری کی ملاقات

’’ان دنوں شیرانوالہ گیٹ لاہور میں احمد شاہ ابدالی کی نسل میں سے ایک دوست رہتے تھے جن کا نام شہزادہ سلطان ابراہیم تھا۔ ۲؍مئی کو نماز عصر کے بعد شہزادہ صاحب موصوف حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضور نے ان کو فارسی زبان میں تبلیغ فرمائی۔‘‘

’’اسی روز مسٹر محمد علی جعفری ایم اے وائس پرنسپل اسلامیہ کالج بھی ملاقات کے لئے آئے تو انہیں مخاطب کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے ایک پر معارف تقریر فرمائی۔ نیز بتایا۔’’ہم نے زبانی اور تحریری طور پر اپنا کام پورا کر دیا ہے اور دنیا میں شاید ہی کوئی کہہ سکے کہ اسے ہماری تبلیغ نہیں ہوئی یا ہمارا دعویٰ نہیں پہنچا۔‘‘(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۵۲۷)

۹؍مئی ۱۹۰۸ء:الہامات):’’(۱) سُرنگ (۲)اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ‘‘

ترجمہ:کوچ کا وقت آگیا ہے ہاں کوچ کا وقت آگیا۔

۱۲؍مئی ۱۹۰۸ء:

پروفیسر کلیمنٹ ریگ کی حضور سے ملاقات

’’حضرت اقدسؑ جب لاہور میں تشریف لائے تو انگلستان کے ایک مشہور سیاح، ہیئت دان اور لیکچرار جو بہت مدت تک آسٹریلیا میں گورنمنٹ کے صیغہ ہیئت میں ملازمت کر چکے تھے وہ بھی اتفاق سے لاہور آئے ہوئے تھے۔انہوں نے ریلوے اسٹیشن لاہور کے قریب علم ہیئت پر میجک لینٹرن کے ذریعہ ایک لیکچر دیا۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی اس لیکچر میں موجود تھے۔ لیکچر ختم ہونے کے بعد حضرت مفتی صاحب نے اس پروفیسر سے حضرت اقدس علیہ السلام کے دعاوی اور دلائل کا ذکر کیا۔ پروفیسر صاحب نے حضرت اقدس علیہ السلام کی ملاقات کا شوق ظاہر کیا چنانچہ وہ اور اُس کی میم صاحبہ دو دفعہ حضرت اقدس علیہ السلام کی ملاقت کے لئے احمدیہ بلڈنگس میں آئے اور جن سوالات کا وہ تسلی بخش جواب کہیں سے بھی حاصل نہیں کر سکے تھے۔خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت اقدس سے ملاقت کے نتیجہ میں انہیں اپنے سوالوں کے تسلی بخش جواب مل گئے اور وہ حضور علیہ السلام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ کہہ کر رخصت ہوئے کہ’’ مجھے اپنے سوالات کا جواب کافی اور تسلی بخش ملنے پر بہت خوشی ہوئی اور مجھے ہر طرح سے اطمینان دلانا خدا کے سوا کسی میں نہیں‘‘۔(حیاتِ طیّبہ صفحہ ۳۴۸)

۱۵؍مئی ۱۹۰۸ء:

میاں فضل حسین صاحب بیرسٹر کی ملاقات

’’میاں فضل حسین صاحب بیرسٹر جو بعد میں سر فضل حسین صاحب کہلائے اور کئی سال تک گورنمنٹ آف انڈیا میں وزارت کے جلیل القدر عہدہ پر متمکن رہے آپ ایک شریف النفس انسان تھے اور یوں تو تمام بنی نوع کے ہمدرد تھے لیکن مسلمان قوم کی مظلومیت ان سے دیکھی نہیں جاتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کی دنیوی حالت کو سنوارنے کی از حد کوشش کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ آپ ۱۵؍مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بعض سوالات کئے جن کے حضرت اقدس نے نہایت ہی تسلی بخش جوابات دیئے۔(حیات طیبہ ۳۴۹)

۱۷؍مئی ۱۹۰۸ء : الہام:’’مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار‘‘ترجمہ: ناپائیدار عمر پر بھروسہ مت کر۔

نوٹ:اس الہام میں سن وفات بھی بتایا گیا ہے چنانچہ اس کے اعداد ۱۳۲۶ ہیں(مرتّب)

۱۷؍مئی ۱۹۰۸ء: پبلک لیکچر اورر ؤسائے لاہور کو تبلیغ:۱۷؍مئی ۱۹۰۸ء کا دن قیام لاہور کے عرصہ میں ایک یادگاری دن تھا۔ کیونکہ اس روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق لاہور کے عمائد و رؤساء کو کھانے پر مدعو کیا گیا۔حضور علیہ السلام کی طبیعت ۱۶؍مئی کی شب کو اسہال کے بعث بہت ناساز ہوگئی تھی اور یہ امید نہ رہی کہ حضور خود تقریر فرماسکیں گے۔ چنانچہ اسی خیال سے حضور نے حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب کو ارشاد فرمایا کہ معزز مہمانوں کو کچھ سنا دیں اور انہوں نے تقریر شروع بھی کر دی تھی۔مگر صبح کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ’’**انی مع الرسول اقوم**‘‘(میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں) چنانچہ حضورؑ وعدہ الٰہی کے مطابق غیبی طاقت و قوت پاکر بنفس نفیس تشریف لے آئے اور ۱۱ بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک بری پر زور اور مؤثر تقریر فرمائی۔ بارہ بجے حضور نے فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں تقریر بند کر دوں آپ کھانا کھالیں۔مگر تمام معزز سامعین نے یک زبان ہو کر عرض کیا کہ نہیں آپ تقریر جاری رکھیں وہ کھانا تو ہم روز کھاتے ہیں مگر یہ روحانی غذا پھر کہاں میسر آئے گی۔الغرض ایک بجے کے بعد حضور علیہ السلام کی یہ پُر معارف تقریر ختم ہوئی۔اس تقریر میں حضور علیہ السلام نے صوبہ کے صدر مقام کے معزز مسلمانوں اور تعلیم یافتہ رؤساء پر اتمام حجت کر دی۔

اس جلسہ دعوت میں لاہور کے بڑے بڑے رؤساء، امراء، وکلاء، بیرسٹر اور اخبارات کے ایڈیٹر مدعو تھے جن میں سے اکثر غیر احمدی تھے۔حضرت اقدس علیہ السلام کی بے نظیر تقریر سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ یہ جلسہ سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان کے نچلے صحن میں منعقد ہوا اور کھانے کا انتظام خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان میں کیا گیا تھا۔‘‘

۲۰؍مئی ۱۹۰۸ء الہام ’’اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ وَالْمَوْتُ قَرِیْبٌ۔‘‘ترجمہ:اب کوچ کا وقت آگیا۔ ہاں کوچ کا وقت آگیا اور موت قریب ہے۔(تذکرہ صفحہ ۶۴۰)

۲۵؍مئی ۱۹۰۸ء:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری تقریر

’’الحدیث عالم مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے حضورؑ کی خدمت میں رقعہ بھجوایا کہ وہ مسائل متنازعہ میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام’’پیغام صلح‘‘ لکھنے میں مصروف تھے اس لئے حضورؑ نے ۲۵؍مئی ۱۹۰۸ء کو مولوی محمد احسن صاحب کو تبادلہ خیالات کرنے کا ارشاد فرمایا۔رقعہ ملنے کے وقت چونکہ حضور اپنے خدام میں تشریف فرما تھے اس لئے حضور نے اسی وقت حیات مسیحؑ کے رد میں ایک مفصل تقریر بھی کی جس کے آخر میں فرمایا:’’عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدی آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔‘‘

یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری تقریر تھی جو آپؑ نے بڑے زور اور خاص جوش سے فرمائی۔ دوران تقریر حضورؑ کا چہرہ اس قدر روشن اور درخشاں ہو جاتا تھا کہ نظر اٹھا کر دیکھا بھی نہیں جاتا تھا۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر میں ایک خاص اثر اور جذب تھا۔ رعب، ہیبت اور جلال اپنے کمال عروج پر تھا۔ بعض خاص خاص تحریکات اور موقعوں پر ہی یہ شان دیکھنے میں آئی ہوگی جس کا ظہور اس دن ہو رہا تھا۔اس تقریر کے بعد حضورؑ نے کوئی تقریر نہیں فرمائی۔‘‘(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۵۳۲)

اتحاد اقوام کے لئے آخری کتاب ’’پیغام صلح‘‘ کی تصنیف

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قیام لاہور کے دوران میں صرف تقاریر کے ذریعہ سے ہی اتمام حجت نہیں فرمائی بلکہ حضور نے ان دنوں ایک عظیم الشان رسالہ’’پیغام صلح‘‘ بھی لکھا جو حضور کی آخری تصنیف تھی۔حضور کے لکھے ہوئے مسودہ کو ساتھ ہی ساتھ کاتب بھی لکھتا جاتا تھا۔ایک مرتبہ نماز عصر کے بعد حسب معمول تشریف فرما تھے اور احباب جھرمٹ ڈالے بیٹھے تھے۔خواجہ کمال الدین صاحب بھی موجود تھے۔ کاتب مضمون لکھ رہا تھا اور خواجہ صاحب اپنی نگرانی میں لکھوا رہے تھے۔حضورؑ نے پوچھا کہ خواجہ صاحب مضمون کا کیا حال ہے؟ خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ حضور کاتب لکھ رہا ہے۔حضور نے فرمایا کہ ’’خواجہ صاحب جلدی کیجئے۔کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہماری صحت کا کیا حال ہے۔ بہرحال مشیت الٰہی میں جتنا حصہ لکھا جانا مقدر تھا وہ جب تک پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا حضورؑ کی وفات نہیں ہوئی۔

اس کتاب میں آپؑ نے فرمایا:

’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔‘‘ (پیغام صلح۔روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۵۹)

قربِ وفات کے متعلق آخری الہام: حضرت مسیح موعود علیہ السلام’’پیغام صلح‘‘ کی تصنیف میں مصروف تھے کہ ۲۰؍مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کو یہ الہام ہوا کہ: اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ وَالْمَوْتُ قَرِیْب یعنی کوچ کا وقت آگیا ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

’’یہ الہام اپنے اندر کسی تاویل کی گنجائش نہیں رکھتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دانستہ اس کی کوئی تشریح نہیں فرمائی لیکن ہر سمجھدار شخص سمجھتا تھا کہ اب مقدر وقت سر پر آگیا ہے۔اس پر ایک دن حضرت والدہ صاحبہ نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ اب قادیان واپس چلیں۔آپ نے فرمایا کہ اب تو ہم اُسی وقت جائینگے جب خدا لے جائے گا اور آپ بدستور پیغام صلح کی تقریر کے لکھنے میں مصروف رہے بلکہ آگے سے بھی زیادہ سرعت اور توجہ کے ساتھ لکھنا شروع کر دیا۔ بالآخر ۲۵؍مئی شام کو آپ نے اس مضمون کو قریبًا مکمل کر کے کاتب کے سپرد کر دیا اور عصر کی نماز سے فارغ ہو کر حسب طریق سیر کے خیال سے باہر تشریف لائے۔ایک کرایہ کی گھوڑا گاڑی حاضر تھی جو فی گھنٹہ مقررہ شرح کرایہ پر منگائی گئی تھی۔آپ نے اپنے ایک مخلص رفیق شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سے فرمایا کہ اس گاڑی والے سے کہہ دیں اور اچھی طرح سے سمجھا دیں کہ اس وقت ہمارے پاس صرف ایک گھنٹہ کے کرایہ کے پیسے ہیں۔وہ ہمیں صرف اتنی دور لے جائے کہ ہم اس وقت کے اندر اندر ہوا خوری کر کے گھر واپس پہنچ جائیں۔ چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی اور آپ تفریح کے طور پر چند میل پھر کر واپس تشریف لے آئے۔اس وقت آپ کو کوئی خاص بیماری نہیں تھی صرف مسلسل مضمون لکھنے کی وجہ سے کسی قدر ضعف تھا اور غالبًا آنے والے حادثہ کی کے مخفی اثر کے ماتحت ایک گُونہ ربودگی اور انقطاع کی کیفیت طاری تھی۔آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا فرمائیں اور پھر تھوڑا سا کھانا تناول فرما کر آرام کے لئے لیٹ گئے۔‘‘(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۸۲)

۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء:

آخری بیماری اور وصالِ اکبر

’’صبح کی نماز کا وقت ہوا تو نحیف آواز میں دریافت فرمایا’’کیا نماز کا وقت ہوگیا ہے؟‘‘ایک خادم نے عرض کیا۔ہاں حضور ہوگیا اس پر آپ نے بستر کے ساتھ دونوں ہاتھ تیمّم کے رنگ میں چھو کر لیٹے لیٹے ہی نماز کی نیت باندھی۔مگر اسی دوران میں بیہوشی کی حالت ہوگئی۔جب ذرا ہوش آیا تو پھر پوچھا’’کیا نماز کا وقت ہوگیا ہے؟‘‘عرض کیا گیا ہاں حضور ہوگیا ہے۔پھر دوبارہ نیّت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔اس کے بعد نیم بیہوشی کی کیفیت طاری رہی مگر جب کبھی ہوش

آتا تھا وہی الفاظ "اللہ میرے پیارے اللہ" سنائی دیتے تھے۔ اور ضعف لحظہ بہ لحظہ بڑھتا جاتا تھا۔

آخر دس بجے صبح کے قریب نزع کی حالت پیدا ہوگئی اور یقین کر لیا گیا کہ اب بظاہر حالات بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس وقت تک حضرت والدہ صاحبہ نہایت صبر اور برداشت کے ساتھ دعا میں مصروف تھیں اور سوائے ان الفاظ کے اور کوئی لفظ آپ کی زبان پر نہیں آیا تھا کہ "خدایا! ان کی زندگی دین کی خدمت میں خرچ ہوتی ہے تو میری زندگی بھی ان کو عطا کردے" لیکن اب جب کہ نزع کی حالت پیدا ہوگئی تو انہوں نے نہایت درد بھرے الفاظ سے روتے ہوئے کہا "خدایا! اب یہ تو ہمیں چھوڑ رہے ہیں لیکن تو ہمیں نہ چھوڑیو" آخر ساڑھے دس بجے کے قریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دو لمبے لمبے سانس لئے اور آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کرکے اپنے ابدی آقا اور محبوب کی خدمت میں پہنچ گئی۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۴)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا عہد

"حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس موقعہ پر نہ صرف صبر کا عدیم النظیر نمونہ دکھایا بلکہ سب سے پہلا کام یہ کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہوکر یہ عہد کیا کہ: "اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں اور میں اکیلا رہ جاؤں تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔"

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۵۴۸)

۲۷/مئی ۱۹۰۸ء:

تکفین وتدفین اور قدرتِ ثانیہ کا ظہور

"جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو بروز منگل بوقت ساڑھے دس بجے ہوئی تھی اسی وقت تجہیز وتکفین کی تیاری کی گئی۔ اور جب غسل وغیرہ سے فراغت ہوئی تو تین بجے بعد دوپہر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے لاہور کی جماعت کے ساتھ خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان میں نماز جنازہ ادا کی اور پھر شام کی گاڑی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جنازہ بٹالہ پہنچایا گیا جہاں راتوں رات روانہ ہوکر مخلص دوستوں نے اپنے کندھوں پر اُسے صبح کی نماز کے قریب بارہ میل کا پیدل سفر کرکے قادیان پہنچایا۔ قادیان پہنچ کر آپ کے جنازہ کو اس باغ میں رکھا گیا۔ جو مقبرہ بہشتی کے ساتھ ہے اور لوگوں کو اپنے محبوب آقا کی آخری زیارت کا موقعہ دیا گیا اور پھر ۲۷/مئی ۱۹۰۸ء کو قریباً بارہ سو احمدیوں کی موجودگی میں جن میں ایک کافی تعداد باہر کے مقامات سے آئی ہوئی تھی حضرت مولوی نورالدین صاحب بھیروی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا خلیفہ منتخب کیا گیا اور آپ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی گئی۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ الہام پورا ہوا کہ ستائیس ۲۷ کو ایک واقعہ ہمارے متعلق۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷)

جنازہ، آخری زیارت اور تدفین

"بیعت خلافت ہو چکی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے کچھ وقفہ بعد حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے مملوکہ باغ میں کنوئیں کے قریب نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت رقت کا یہ عالم تھا کہ ہر طرف سے گریہ وزاری کی آواز اٹھ رہی تھی۔ نماز عصر کے بعد سب خدام نے یکے بعد دیگرے حضور علیہ السلام کے نورانی چہرہ کا آخری دیدار کیا۔ آخری زیارت کرانے کی یہ خدمت حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے حصہ میں آئی۔ حضور کا جسد اطہر اس وقت اس مکان کے درمیانی کمرہ میں جنوبی دیوار کے دونوں مغربی دروازوں کے درمیان رکھا ہوا تھا جو بہشتی مقبرہ کے شمال مغرب کی طرف ہے۔ نعش مبارک اس چارپائی پر رکھی ہوئی تھی جو لاہور سے ساتھ لائی گئی تھی۔ حضرت بھائی صاحبؓ چارپائی کے شمال میں حضور علیہ السلام کے سرمبارک کی طرف زمین پر بیٹھ گئے۔ پہلے مردوں نے پھر مستورات نے زیارت کی۔ احباب صحن کی طرف مغربی دیوار کے جنوبی حصہ میں لگے ہوئے دروازہ سے صحن میں اور صحن سے کمرہ میں آتے اور زیارت کر کے کمرہ کے شمالی دروازہ سے باہر نکلتے جاتے۔ حضور علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر نور برس رہا تھا اور جسم مقدس پر گرمی کے اثرات کا کچھ بھی اثر نہ تھا۔

"حضرت ام المومنینؓ" اس وقت صحن کے جنوب مغربی حصہ میں خواتین کے مجمع میں تشریف فرما تھیں۔ آخری رات کے بعد نعش مبارک صحن کے مشرقی دروازہ سے نکال کر مدفن تک لے جائی گئی اور کوئی چھ بجے کے قریب حضور علیہ السلام کا جسد مبارک سینکڑوں اشکبار آنکھوں اور غمزدہ دلوں کے ساتھ بہشتی مقبرہ کی خاک مقدس کے سپرد کر دیا گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۵۵۸-۵۹)

صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحبؓ کو حادثہ کی الہامی اطلاع

"سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے ایام میں صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب جالندھر میں افسر مال کی حیثیت سے متعین تھے۔ حضور کی وفات سے پیشتر آپ باہر اپنے حلقہ میں دورہ پر تھے۔ دورہ ختم کر کے آپ واپس گھوڑے پر سوار جالندھر کی طرف تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں آپ کو یکا یک الہام ہوا "ماتم پرسی" آپ گہری سوچ میں پڑ کر بدستور چلتے چلے گئے کہ راستہ میں دوبارہ یہی الہام ہوا۔ اب خیالات بہت پراگندہ ہوگئے۔ قیاس کیا کہ شاید تائی صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہو مگر ابھی گھوڑے پر سوار چلتے گئے کہ تیسری مرتبہ پھر الہام ہوا "ماتم پرسی" جس پر آپ سخت خوفزدہ ہوگئے اور فوراً گھوڑے سے اتر کر راستہ میں ہی زمین پر بیٹھ گئے اور سخت پریشانی میں سوچنے لگے کہ اس الہام کا مطلب کیا ہے۔ آخر گہرے سوچ بچار کے بعد دل میں یہ سوال اٹھا کہ خدا تعالیٰ کی جانب سے ماتم پرسی ہونا لازمی ہے کہ یا کسی اعلیٰ وارفع ہستی کی موت اور وصال سے وابستہ ہے۔ اس خیال کا آنا تھا کہ آپ کو قطعی یقین ہو گیا کہ بس یہ حضرت والد صاحب (مسیح موعود علیہ السلام) کا ہی وصال ہے۔...... چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف فوراً قادیان روانہ ہوگئے۔ جب آپ جالندھر سے امرتسر پہنچے تو اسٹیشن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جنازہ بھی پہنچ چکا تھا۔" (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۵۵۰، ۵۵۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی پہلی تقریر:

آپ نے فرمایا: "میری پچھلی زندگی پر غور کرلو۔ میں کبھی امام بننے کا خواہشمند نہیں ہوا۔ مولوی عبدالکریم مرحوم امام الصلوٰۃ بنے تو میں نے بھاری ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تھا میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے زیادہ واقف ہے۔ میں دنیا میں ظاہرداری کا خواہشمند نہیں۔ مَیں ہرگز ایسی باتوں کا خواہشمند نہیں اگر خواہش ہے تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس خواہش کے لئے مَیں دُعائیں کرتا ہوں۔ قادیان بھی اسی لئے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ میں نے اس فکر میں کئی دن گزارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگی۔ اس لئے مَیں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے حضرت صاحب کے اقارب میں اس وقت تین آدمی موجود ہیں۔ اوّل میں محمود احمد وہ میرا بھائی بھی ہے میرا بیٹا بھی اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں۔ قرابت کے لحاظ سے میر ناصر نواب صاحب ہمارے اور حضرت کے ادب کا مقام ہیں۔ تیسرے قریبی نواب محمد علی خان صاحب ہیں اسی طرح خدمت گزاران دین میں سے سید محمد احسن صاحب نہایت اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتے ہیں۔

"اب تمہاری طبیعتوں کے رُخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔ وہ بیعت کے دس شرائط بدستور قائم ہیں اُن میں خصوصیت سے میں قرآن کو سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے والے واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے کو شامل کرتا ہوں۔ پھر تعلیم دینیات۔ دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی۔ اور مَیں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اُٹھاتا ہوں جس نے فرمایا۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ۔ یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں۔ جس کا کوئی رئیس نہیں۔ وہ مرچکی ہے۔"

(الحکم ۶/جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۷، ۸)

۱۸/ستمبر ۱۹۰۸ء:

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا مدرسہ احمدیہ سے خطاب

طلباء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ایدہ اللہ بروح القدس نے اپنے معمولی درس قرآن مجید کے علاوہ ارادہ فرمایا ہے کہ وقتاً فوقتاً طلباء مدرسہ کو خصوصیت سے ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ بعد مغرب خطاب کریں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تحریک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوئی ہے ورنہ ہر روزہ آپ وعظ فرماتے ہیں طلباء مدرسہ کو یہ خصوصیت اور امتیاز قابل ناز ہے کہ اُن کے امام نے اُن کے لئے اپنے گرامی اوقات سے کچھ حصہ مخصوص کیا جو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں حاصل نہ تھا۔ اس سے اُن والدین کو کیسی خوشی ہوسکتی ہے۔ جنہوں نے اپنے بچوں کو مدرسہ تعلیم الاسلام میں بھیجا ہے۔ مدرسہ کی خصوصیت باعث فخر ہے۔"

(الحکم ۱۸/ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۶)

۱۷/اکتوبر ۱۹۰۸ء: "الحکم" نے لکھا:

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مدظلہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور برکات سے حصہ لے رہے ہیں ۲۰/رمضان المبارک کی صبح کو آپ بیت الذکر میں معتکف ہوئے۔ آپ نے ارادہ فرمایا ہے کہ آپ اسی عشرہ میں قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سنائیں گے۔ یعنی پورے قرآن مجید کا۔ چنانچہ آپ نے شروع کر دیا ہے۔ آپ کے ساتھ ہی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور میر محمد اسحاق صاحب بھی معتکف ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص برکات سے بہرہ ور فرمائے۔

(الحکم ۱۷/اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۶)

☆☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کے تحت
بھارت کی جماعتوں میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور یوم مسیح موعودؑ کا بابرکت انعقاد

اللہ کے فضل سے بھارت کی متعدد جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت جماعتی روایات کے مطابق جلسہ ہائے سیرۃ النبی ۱۲ ربیع الاوّل بمطابق ۲۱/مارچ اور یوم مسیح موعود ۲۳/مارچ کو منعقد کئے گئے۔ جس میں مردوزن اور بچوں نے ذوق وشوق سے شرکت کی اور موقع کی مناسبت سے ذی علم احباب نے مختلف عناوین کے تحت تقاریر کیں۔ حسب سابق جلسوں کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور اختتام محترم صدر اجلاس کے خطاب اور دعا سے ہوا دوران جلسہ نظمیں و ترانے خوش الحانی سے پڑھے گئے۔ حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ جلسوں کی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت موصول ہوئی ہیں جو تنگئی صفحات کے باعث نہایت اختصار سے بغرض دعا ہدیۂ قارئین ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلسوں میں شرکت کرنے اور حصہ لینے والے احباب کو اپنے افضال وانعامات سے نوازے۔

سیرۃ النبیؐ اور یوم مسیح موعودؑ کا مشترکہ اجلاس منعقد کرنے والی جماعتیں وذیلی تنظیمیں

دھلی: مسجد بیت الہادی میں زیر صدارت محترم داؤد احمد صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ محترم عادل رشید صاحب زعیم انصار اللہ، مکرم سید عبد الہادی کاشف صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم فیض احمد صاحب سیکرٹری تعلیم اور خاکسار نے تقریر کی۔ جلسہ میں بعض غیر احمدی افراد نے بھی شرکت کی۔ (سید کلیم الدین مبلغ سلسلہ)

بنگلور: احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں زیر صدارت مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ مکرم محمد عظمۃ اللہ قریشی، مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب زعیم انصار اللہ، عزیز وجیہہ اللہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ صبح نماز تہجد کا خصوصی التزام ہوا اور بعد نماز فجر تمام حاضرین کو ناشتہ دیا گیا۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ)

عثمان آباد: مسجد بیت الغالب میں زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ عثمان آباد جلسہ ہوا۔ مکرم احمد طاہر ابن مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب، مکرم مولوی ارشاد احمد صاحب ملکانہ، عزیز رافع احمد ابن عبد العلیم صاحب، عزیز فہد احمد ابن عبد السعید صاحب، مکرم عبد الصمد صاحب سیکرٹری وقف نو، مکرم عبد العلیم صاحب صوبائی قائد مہاراشٹر، عزیزان رافع، فہد شکیل، عتیق، ندیم امۃ الحئی، امۃ العلیم نے تقریر کی۔
(عبد القیوم ناصر احمد قائد مجلس)

ممبئی: الحق بلڈنگ میں زیر صدارت مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم عظیم خان صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب نالاسوپارہ، مکرم سید شکیل احمد صاحب زعیم انصار اللہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ)

چنتہ کنٹہ: مسجد فضل عمر میں زیر صدارت خاکسار جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم بی انور احمد صاحب قائد مجلس، مکرم مولوی نور الدین احمد ناصر معلم سلسلہ، مکرم شمیم احمد صاحب نے تقریر کی۔
(محمود احمد بابو قائمقام امیر جماعت)

امرتسر: امرتسر سرکل میں جودھانگری میں بڑے پیمانے پر جلسہ ہوا۔ گوردوارہ کے گیانی نے بھی شرکت کی اور جماعت کی پُر امن تعلیمات کو سراہا۔ اسی طرح اس سرکل کی درج ذیل جماعتوں نے بھی جلسہ کیا:
جماعت احمدیہ بھام، دڑے والی، خانپور، پٹیالہ، کالیکی، جودھانگری، گدلی، میرانکوٹ، گھڑکہ، شوشک، چترے اور زیرہ۔

موگا سرکل: درج ذیل جماعتوں نے جلسہ کیا۔ جماعت احمدیہ مہروں، چڑک، تھراج، کوٹکپورہ، ہریکے کلاں، بھلّر، ابلو، راماں منڈی، سنگھ پورہ۔ (محمد طفیل احمد سرکل انچارج امرتسر موگا پنجاب)

بریلی: دار التبلیغ میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبد الماجد صاحب کینیڈا مہمان خصوصی جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم حافظ محمد عمر صاحب فاروق اور خاکسار نے تقریر کی۔ (فرید احمد ناصر سرکل انچارج)

شولہ پور: دار التبلیغ شولہ پور کے احاطہ میں زیر صدارت مکرم سید منیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ جلسہ میں مکرم مبارک احمد صاحب اور خاکسار اور مکرم عقیل احمد صاحب سہانپوری نے تقریر کی۔ جلسہ میں شہر کے مختلف حلقہ جات سے مردوزن نے شرکت کی۔ نماز تہجد کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ غیر مسلم بھائیوں نے بھی شرکت کی۔
شولا پور شہر کے علاوہ پونہ شہر، موضع مالونڈی، وڈ گاؤں، سانگوی کاٹی، گولیلی، گوڈ گاؤں، چنچولی، شیل گاؤں میں بھی جلسہ ہوا۔ (انصار علی خان قائمقام سرکل انچارج شولا پور)

بھدرک: مسجد احمدیہ مدینہ میدان میں زیر صدارت محترم شیخ عبد القادر صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ چھ تقاریر ہوئیں۔ جلسہ میں سابق مرکزی وزیر جناب ارجن سیٹھی ایم پی اور سابق میونسپل چیئر مین نے بھی شرکت کی۔ ان معزز مہمانوں کو احمدیت کا تعارف کراتے ہوئے لٹریچر بھی دیا گیا۔ اسی روز مشن کے اوپر نو تعمیر شدہ تین کمروں کا افتتاح بھی ہوا اور لجنہ وناصرات نے علیحدہ جلسہ بھی منعقد کیا۔

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے والی جماعتیں اور مجالس

تھراج پنجاب: مسجد قمر تھراج میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم تاج محمد خان صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ (انیس احمد خان مبلغ سلسلہ تھراج)

پالاکرتی: مکرم نذیر احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔

تمڑپلی: مسجد احمدیہ میں مکرم یعقوب علی صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم محمد سلیم صاحب معلم سلسلہ مکرم وی پاشا صاحب معلم سلسلہ۔

کاٹراپلی: مسجد احمدیہ میں مکرم ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم قربان علی صاحب، مکرم حبیب احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

نرملا: مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم شہاب الدین صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ اسرافیل صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

مڈوڑ: جماعت احمدیہ نانچاری مڈور نے مکرم صاحب حسین صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں مکرم یعقوب علی صاحب، عزیز شہزاد احمد، مکرم کے ٹی محمد علی صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

اپاگوڑم: مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم رحیم پاشا صاحب نے تقریر کی۔

کوتلاباد: مکرم نیہے صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم امتیاز احمد صاحب غازی معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ (مرزا انعام الکبیر سرکل انچارج پالاکرتی)

تھلک سرکل: تھلک وکلکیری سرکل کے تحت دوپہر ۲ بجے تا شام ۷ بجے جلسہ زیر صدارت مکرم سید صاحب صدر جماعت کلکیری ہوا۔ جس میں مکرم سوریا گوڈا صاحب، مدکیشو رسوامی جی، کلیم اللہ خان معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ احباب جماعت کے علاوہ ۵۰ غیر مسلم بھائیوں نے بھی شرکل کی جنہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ہر ماہ ایسی تقریب منعقد کرنے کی خواہش کی۔

ہبال سینٹر: میں زیر صدارت مکرم راجہ صاحب فوجی جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم گوڈھ صاحب، محبوب صاحب میرجی، مبشر خان صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ (محمد عین الحق سرکل انچارج تھلک)

ھاری پاریگام: ۲۱/اپریل کو زیر صدارت مکرم محمد امین صاحب بٹ صدر جماعت جلسہ ہوا۔ جس میں آنحضرت صلعم کی سیرۃ کے مختلف پہلو بیان کئے گئے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

بلاری: مکرم ابونعیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بلاری کے مکان میں انہی کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم فروز پاشا صاحب قائد علاقائی، مکرم ناصر احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ ۱۰ غیر احمدی بھائی جلسہ میں شریک ہوئے۔ (شیخ برہان احمد مبلغ سلسلہ)

بھدرواہ لجنہ: زیر صدارت مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ گنائی صدر لجنہ مسجد میں جلسہ ہوا۔ جس میں ارم اقبال صاحبہ، رضیہ بیگم صاحبہ، نے تقریر کی۔ (قرۃ العین جنرل سیکرٹری لجنہ بھدرواہ)

چھتیس گڑھ: مسجد احمدیہ پردا میں زیر صدارت مکرم انیس احمد صاحب دانی صدر جماعت جلسہ ہوا۔ اسی طرح پنڈری پانی میں بھی جلسہ ہوا۔ جماعت احمدیہ بسنہ نے زیر صدارت مکرم ڈاکٹر نظام الدین شان صاحب جلسہ مسجد میں کیا۔ جس میں سید منیر الدین صاحب شاہ، شیخ مامون معلم سلسلہ، محمد عزیز معلم، شجاعت علی، اسرافیل صاحب نے حصہ لیا۔ صبح جماعت کی طرف سے غرباء ومساکین میں پھل تقسیم کئے گئے۔ (حلیم احمد مبلغ انچارج چھتیس گڑھ)

ریڑواں جالندھر سرکل پنجاب: جماعت احمدیہ ریڑواں نے زیر صدارت مکرم سردار محمد زعیم انصار اللہ جلسہ کیا۔ جس میں مکرم لال دین صاحب صدر جماعت خاکسار نے تقریر کی۔ (محمد اشرف الھدیٰ معلم سلسلہ)

گورایا جالندھر: خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں آنحضرت صلعم کی سیرۃ کے مختلف پہلو بیان کئے گئے۔ ۱۵۰ افراد نے شرکت کی۔ (سلیم احمد خان معلم سلسلہ گورایا)

اٹارسی: مسجد احمدیہ اٹارسی میں زیر صدارت خاکسار جلسہ ہوا۔ جس میں سید منادی احمد صاحب، ڈاکٹر فضل صاحب معلم، عبد الحفیظ صاحب صدر جماعت نے تقریر کی۔ جلسہ کے بعد ہمارے ایک وفد نے سرکاری ہسپتال میں جاکر ۷۰ سے زائد مریضوں کو پھل تقسیم کئے۔ لوکل ٹی وی نے اس پروگرام کو نشر کیا۔ اسی طرح بھوپال

سے شائع ہونے والے دو ہندی اخباروں نے جلسہ سیرۃ النبی اور پھلوں کی تقسیم کی خبر کو شائع کیا۔
(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ اٹارسی)

کولکاتا: مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں ناصر احمد خان صاحب، عزیز ظفر اقبال ابن معشوق عالم صاحب، مکرم منیر احمد صاحب بانی نے تقریر کی۔ (محمد فیروز الدین)

بھدرواہ: مسجد احمدیہ میں زیر صدارت خاکسار جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم رحمۃ اللہ صاحب منڈاشی سیکرٹری مال نے تقریر کی۔ گھروں میں چراغاں بھی کیا گیا۔ (ظہور احمد خان مبلغ سلسلہ)

کانپور لجنہ و ناصرت: زیر صدارت مکرمہ شگفتہ ناز صاحبہ صدر لجنہ، جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جس میں نور افشاں صاحبہ، شائقہ پروین صاحبہ، شاہین یاسمین صاحبہ، ترنم اطہر صاحبہ، شاہدہ پروین صاحبہ، یاسمین خلیل صاحبہ نے تقریر کی۔ (شاہدہ پروین سیکرٹری لجنہ)

ناصرات الاحمدیہ نے جلسہ زیر صدارت مکرمہ صدر لجنہ کانپور جلسہ کیا۔ جس میں عزیز کرن آفتاب، خولہ حامد، سامیہ عابد، سمرن عابد نے تقریر کی۔ (شائقہ پروین سیکرٹری ناصرات)

کھدڑ: جماعت کھدڑ نے ۲۱/مارچ کو جلسہ کیا جس میں نصیب خان صاحب منصور احمد صاحب نے تقریر کی۔

مسعود پور: مکرم روشن خان صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم رشید خان صاحب معلم روشن خان صاحب نے تقریر کی۔

حصار: مکرم راجیش صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں شاہ دین صاحب معلم نے تقریر کی۔

کڈان: مکرم یٰسین خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم محسن علی صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

لون: مکرم صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم نصیب خان صاحب، مکرم طاہر علی صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

کرم گڑھ: مکرم راجویر صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم اسلم خان صاحب و اسلام الدین صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

جیند: مکرم صدر صاحب جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا خاکسار نے تقریر کی۔
(طاہر احمد طارق سرکل انچارج جیند و حصار سرکل ہریانہ)

جڑچرلہ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ: زیر صدارت مکرم سید فراز حسین صاحب مربی سلسلہ اطفال جلسہ ہوا جس میں میر احمد جنید، محمد شاکر احمد، محمد تنویر احمد فلاح، سعادت احمد معتمد، میر احمد اشتیاق ناظم اطفال اور خاکسار نے تقریر کی۔ (عبد المناف بنگالی معلم سلسلہ)

برہ پورہ: زیر صدارت مکرم سید عبد الفہیم صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں سید ابو قاسم صاحب، سرور رضا صاحب نے تقریر کی۔ غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔ (سید محمد آفاق احمد معلم سلسلہ)

بالسو خدام الاحمدیہ: مجلس خدام الاحمدیہ بالسوں نے زیر صدارت مکرم عبد الرحیم صاحب ساجد صدر جماعت جلسہ کیا جس میں مکرم بشیر احمد صاحب کوئے سابق صدر جماعت، عزیز شارق بشیر صاحب نے تقریر کی۔ (سریر احمد راتھر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بالسو)

خانپور چک ایمرچھ: زیر صدارت مکرم رفیع اللہ لون صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ جس میں مبارک احمد صاحب لون، حاجی بابو الطاف احمد صاحب، مظفر احمد قریشی صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ مسجد اور گھروں میں چراغاں کیا گیا۔ مین روڈ پر بینرز لگائے گئے۔ (سید امداد علی معلم سلسلہ)

حیدر آباد لجنہ: مسجد الحمد مومن منزل سعید آباد میں زیر صدارت مکرمہ محمودہ رشید صاحبہ صوبائی صدر لجنہ جلسہ ہوا۔ جلسہ میں تلاوت حمد، حدیث اور قصیدہ پیش کئے جانے کے علاوہ متعدد تقاریر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئیں۔ ۵۱۳ ممبرات نے شرکت کی۔ (بشریٰ مبارکہ جنرل سیکرٹری لجنہ)

کاماریڈی لجنہ: لجنہ اماء اللہ کاماریڈی نے مکرم رشید احمد صاحب مرحوم کے مکان پر اسلام پور میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں مکرمہ زاہد نسیم صاحبہ، مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ، مکرمہ منصورہ یاسمین صاحبہ، مکرمہ وحیدہ معراج صاحبہ نے تقریر کی۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں ممبرات لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔
(کنیز فاطمہ نگران لجنہ سرکل نظام آباد آندھرا)

چنتہ کنٹہ لجنہ: مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ مقامی جلسہ ہوا۔ جس میں وڈمان کی ممبرات نے بھی شرکت کی نیز ۱۰ غیر احمدی و ہندو بہنیں بھی شریک ہوئیں۔ جلسہ میں مکرمہ نسیم النساء بیگم صاحبہ، ریشمہ لطیف صاحبہ، طیبہ باسط صاحبہ، عفت شمیم صاحبہ، عطیہ بیگم صاحبہ وڈمان، افسر قادر صاحبہ، صبیحہ تبسم صاحبہ نے تقریر کی۔ تمام حاضرات کی دوپہر کے کھانے سے ضیافت کی گئی۔ وقفہ کے بعد دوبارہ کارروائی شروع ہوئی جس میں صدیقہ بیگم صاحبہ نے مقامی زبان میں تقریر کی۔ خلافت جوبلی پروگراموں کے تحت مقابلہ جات نظم خوانی بھی ہوئے۔ جلسہ کے بعد ۲۵ غریب خواتین میں چاول تقسیم کئے گئے۔ (یاسمین لئیق جنرل سیکرٹری)

بانکا: زیر صدارت مکرم عرفان صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم سعید احمد صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے تقریر کی۔ ۳۰ کے قریب مرد و زن شامل ہوئے۔ (محمد مظہر انصاری معلم وقف جدید)

کھرودی: ۲۳ مارچ کو جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم سجاد احمد صاحب معلم نے تقریر کی۔

جنڈولہ: مکرم اسماء خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم نعیم احمد صاحب نے تقریر کی۔

گرائے: مکرم مانگے خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم جوگیہ خان صاحب نے تقریر کی۔ (ایوب علی خان مبلغ انچارج کرنال ہریانہ)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نندی واڑا سرکل نظام آباد: جماعت احمدیہ نندی واڑا نے زیر صدارت مکرم نذیر احمد صاحب صدر جماعت جلسہ کیا جلسہ میں قرب و جوار کی جماعتوں کے احباب نے بھی شرکت کی۔ جلسہ میں مکرم محمد معین الدین صاحب، شیخ عبد اللطیف صاحب، شیخ نور احمد صاحب میاں اور خاکسار نے تقریر کی۔ (محمد اقبال کنڈوری معلم سلسلہ سرکل انچارج نظام آباد)

پالا کرتی: مکرم یعقوب صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ کیا گیا جس میں خاکسار اور مکرم سراج احمد صاحب نے تقریر کی۔

کنڈور: مکرم رحیم الدین صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم، مکرم بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

کاٹراپلی: مکرم شریف احمد صاحب نائب قائد کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم قربان علی صاحب معلم، مکرم حبیب احمد صاحب نے تقریر کی۔

کوتلاباد: مکرم تہے صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم امتیاز احمد صاحب غازی معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

نرملا: مکرم صدر صاحب کے مکان میں مکرم عباس صاحب قائد مجلس کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں صاحب خانہ اور مکرم اسرافیل صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

مڈوڑ: مکرم یعقوب صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں عزیز شہزاد صاحب اور یاسر حمید صاحب، مکرم کے ٹی محمد علی صاحب نے تقریر کی۔ (مرزا انعام الکبیر سرکل انچارج پالا کرتی)

مسعود پور: مکرم رشید خان صاحب معلم سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم عبد الباسط صاحب نے تقریر کی۔

سمین: مکرم سکھیا صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم پروین خان صاحب، مکرم سہیل صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

بھٹرمڑہ: مکرم نصیب صاحب معلم سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں ۴ خدام نے تقریر کی۔

کڈان: مکرم یٰسین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم محسن خان صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

حصار: مکرم راجیش صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شاہ دین صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

رتیہ: مکرم اطہر بیگ صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم حافظ فرمان صاحب نے تقریر کی۔

ھانسی: مکرم صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم سیوا خان صاحب نے تقریر کی۔

بھاٹلہ: مکرم لیلو دین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم سکتار علی صاحب نے تقریر کی۔

کھدڑ: مکرم فتح خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم منصور احمد صاحب نے تقریر کی۔ (طاہر احمد طارق مبلغ سلسلہ سرکل جیند و حصار ہریانہ)

بلاری: مکرم فروز پاشا صاحب قائد علاقائی کے مکان میں زیر صدارت مکرم ابو نعیم صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ جس میں صاحب خانہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ (شیخ برہان احمد مبلغ سلسلہ)

بانکا: زیر صدارت مکرم سعید احمد صاحب ایڈوکیٹ جلسہ ہوا جس میں مکرم فرقان صاحب، خاکسار، مکرم عرفان صاحب سیکرٹری مال نے تقریر کی۔ مقامی احباب کے علاوہ جلسہ میں بیسا مجلس پور سے بھی افراد جماعت و غیر احمدی بھائیوں نے شرکت کی۔ (محمد مظہر انصاری معلم سلسلہ)

بھدرواہ لجنہ: مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ جلسہ ہوا جس میں مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ منڈاشی، رخصانہ صاحبہ نے تقریر کی (قرۃ العین جنرل سیکرٹری لجنہ بھدرواہ)

خانپور چک ایمرچھ: زیر صدارت مکرم رفیع اللہ لون صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم ہارون رشید صاحب قائد مجلس، راجہ شاہد احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید، سید شجاعت علی وقف نو اور خاکسار

نے تقریر کی۔ سید امداد علی معلم سلسلہ)

چنداپور لجنہ: خاکسارہ کی زیر صدارت مسجد نور میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں عزیزہ فریدہ بیگم، سعیدہ بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ (کنیز فاطمہ نگران لجنہ سرکل نظام آباد آندھرا)

گینٹوک سکّم: سکم کے دارالحکوم گینٹوک میں جلسہ ہوا گردنواح کی جماعتوں سے بھی احباب نے شرکت کی۔ جلسہ میں خاکسار نے علاوہ مکرم غفور حسین صاحب، عبدالسلام صاحب، راجیش احمد صاحب نے تقریر کی۔ نومسلم احباب کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع بھی دیا گیا۔ تمام احباب کے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ (سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ سکّم)

ھاری پاری گام: جماعت احمدیہ ہاریپاری گام نے ۲۹/ مارچ کو جلسہ زیر صدارت مکرم ایاز رشید صاحب کیا۔ جس میں تمام افراد جماعت نے شرکت کی سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ (شہنواز معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

بالسو خدام الاحمدیه: زیر صدارت مکرم عبدالرحیم صاحب ساجد جلسہ ہوا جس میں مکرم ظہور احمد صاحب، مکرم غلام رسول صاحب راتھر، منصور احمد صاحب راتھر نے تقریر کی۔ (سریر احمد راتھر معتمد خدام الاحمدیہ)

برہ پورہ: زیر صدارت مکرم سید عبدالفہیم صاحب جلسہ ہوا جس میں عزیز ذوالفقار علی، مکرم حسن جان صاحب، محمد اظہر خان، مکرم محمد عبدالباقی صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ رات کو گھروں میں چراغاں کیا گیا۔
(سید محمد آفاق احمد معلم وقف جدید)

جڑچرلہ: زیر صدارت مکرم سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم محمد ذاکر احمد صاحب قائد مجلس، مکرم سید سرفراز حسین صاحب سیکرٹری مال اور خاکسار نے تقریر کی۔ (عبدالمناف معلم سلسلہ)

بالو: محترم صدر صاحب جماعت بالو کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم اسلام الدین صاحب شاغل معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

لون: مکرم شریف احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم طاہر علی صاحب نے تقریر کی۔

ڈومر خان: مکرم بلبیر خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم دیپک خان صاحب، مکرم اعجاز احمد صاحب ساگر معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

ملک پور: مکرم مانگے خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم سرور خان صاحب نے تقریر کی۔

کرم گڑھ: مکرم جمعہ خان صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا اور مکرم چراغ دین اسلم احمد صاحب، اسلام الدین صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

بالند: مکرم چاند صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم رمیش خان صاحب زعیم انصار اللہ اور مکرم نصیب صاحب قائد مجلس نے تقریر کی۔

چھارا: زیر صدارت مکرم صدر صاحب جلسہ ہوا جس میں مکرم مانگے خان صاحب نے تقریر کی۔

کروتھہ: مکرم وزیر صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا اور مکرم حبیب الرحمٰن صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

ھتھو: مکرم نندر خان صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں مکرم حمید خان صاحب عبدالحسان صاحب، مکرم طارق عبداللہ معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

جیند: مکرم بیرو خان صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں مکرم ماسٹر شیر علی صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے تقریر کی۔

باس: مکرم نسیم احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم انور احمد صاحب، مکرم ہاشم صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ (طاہر احمد طارق سرکل انچارج جیند وحصار ہریانہ)

بھدرواہ: خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم نذیر احمد صاحب منڈاشی نائب صدر، مکرم خورشید احمد صاحب میر نے تقریر کی۔ (ظہور احمد خان معلم سلسلہ)

بھوٹان: جے گاؤں کی احمدیہ مسجد میں ۲۳ مارچ کو جلسہ ہوا۔ مرکز سلسلہ قادیان سے مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید، مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب، مکرم رفیع احمد صاحب نسیم تشریف لائے۔ ایک روز قبل ہومیوپیتھی کیمپ لگایا گیا جس میں کثیر تعداد میں مریضوں نے استفادہ کیا۔ جلسہ کے لئے خوبصورت سٹیج بنایا گیا ۲۵۰ کے قریب مردوزن نے شرکت کی۔ جلسہ میں مکرم وکرم چھتری سکمی معلم سلسلہ، خاکسار اور محترم وکیل اعلیٰ صاحب نے خطاب کیا۔ محترم صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھوٹان مسرور ہال میں عورتوں کے ساتھ تشریف فرما تھیں۔ غیر احمدی بھائی بھی جلسہ میں شریک ہوئے آخر پر سب حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔
(حبیب الرحمٰن خان نیشنل صدر بھوٹان)

چھتیس گڑھ: زیر صدارت مکرم انیس دانی صاحب جلسہ ہوا۔ بسنہ میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر نظام الدین شاہ صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم افضل خان صاحب معلم، شجاعت علی خان صاحب معلم، محمد عزیز صاحب معلم، اسرافیل خان صاحب معلم، سید قمر الدین شاہ صاحب سیکرٹری مال، شیخ مامون صاحب، شیخ طاہر دانی صاحب، منور دانی صاحب، سلطان قادر صاحب، عبدالسلیمان صاحب نے حصہ لیا۔ اسی طرح پنڈری پانی میں بھی جلسہ ہوا۔ (حلیم احمد انچارج مبلغ چھتیس گڑھ)

حیدر آباد: مسجد الحمد سعید آباد میں زیر صدارت مکرم عارف احمد قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ جبکہ مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب صوبائی امیر بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے جلسہ میں مکرم حمید احمد صاحب غوری صدر حلقہ فلک نما مکرم محمد عظیم الدین زعیم اعلیٰ انصار اللہ خاکسار اور مہمان خصوصی نے خطاب کیا۔
(مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدر آباد)

شورت: زیر صدارت مکرم مشتاق احمد صاحب لون صدر جماعت جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار، مکرم عبدالعزیز صاحب ڈار، مکرم عبدالرشید صاحب ضیاء، مکرم منظور احمد صاحب لون نے تقریر کی۔
(اعجاز احمد گنائی خادم سلسلہ)

بلاری لجنہ و ناصرات: خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں غیراز جماعت بچیاں بھی شامل ہوئیں۔ تلاوت و نظم اور عہد کے بعد تقاریر اور نظمیں پڑھی گئیں۔ (شہناز بیگم صدر لجنہ)

چنتہ کنٹہ لجنہ: زیر صدارت مکرم بشریٰ نثار صاحبہ لجنہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں مکرمہ رمیزہ بیگم، رشید لطیف صاحبہ، صدیقہ بیگم صاحبہ، عزیزہ شاہین، تسنیم بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔
(راشدہ بشارت نائب جنرل سیکرٹری)

چنئی: زیر صدارت مکرم ایم بشارت احمد صاحب زونل امیر تامل ناڈو نارتھ زون وامیر مقامی جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم منور ابراہیم، مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم فضل الرحمٰن صاحب فضل، مکرم نعیم احمد صاحب زعیم انصار اللہ، خاکسار، مکرم محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ اس روز احباب جماعت نے روزہ بھی رکھا تھا۔ دوران جلسہ سب کی افطاری مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے کرائی گئی۔ جبکہ جلسہ کے اختتام پر سب کو کھانا کھلایا گیا۔ جلسہ میں ۲۶۰ افراد نے شرکت کی۔ (مزمل احمد مبلغ سلسلہ چنئی)

وڈمان لجنہ: زیر صدارت مکرمہ نسیم النساء بیگم صدر لجنہ وڈمان جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ عزیزہ متینہ بیگم، عمرین بیگم، نجمہ بیگم، رفیعہ بیگم، رخسانہ، عالیہ بیگم نے تقریر کی۔ ۲۵/ مارچ کو لجنہ کی طرف سے غیر احمدی مریضان میں پھل تقسیم کئے گئے۔ (عزیزہ عطیہ بیگم جنرل سیکرٹری)

کوتھ پلّی: جماعت احمدیہ کوتھ پلی مغربی گوداوری آندھرا نے زیر صدارت مکرم شیخ منان صاحب مبلغ سلسلہ جلسہ کیا۔ خاکسار نے تقریر کی۔ (یعقوب پاشا معلم سلسلہ)

جالندھر: خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم شیخ سیف الرحمٰن صاحب اور صدر جماعت نے تقریر کی۔ (سرکل انچارج جالندھر)

کلکتہ: مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ جلسہ ہوا جس میں مکرم داؤد احمد خان صاحب، مکرم حمید کریم صاحب، مکرم منیر احمد صاحب بانی، مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ اور مہمان خصوصی مکرم مشرق علی صاحب نے تقریر کی۔

تقریب افتتاح خلافت جوبلی ہال: ۲۳/ مارچ کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ کے احاطہ میں ایک خوبصورت خلافت جوبلی ہال کی تقریب افتتاح منعقد ہوئی۔ جناب محمد مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال و آسام نے دُعا سے اس کا افتتاح کیا۔ مکرم مظہر احمد صاحب بانی نے تلاوت کی اور مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے ہال بنانے میں حصہ لینے اور تعاون کرنے والے احباب کا تعارف اور قربانیوں کا ذکر کیا اور تمام احباب کا شکریہ ادا کیا بعدہٗ حاضرین مردوزن کی مٹھائی وشربت سے تواضع کی گئی۔ غیر احمدی بھائیوں نے بھی شرکت کی اور بہت متاثر ہوئے۔ (فروز الدین انور)

بلارپور سرکل: مکرم شیخ محمود صاحب صدر خلافت جوبلی کمیٹی بلارپور زون کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شہاب الدین حیدر علی صاحب صدر جماعت، مکرم شیخ اسحاق صاحب سرکل انچارج بلارپور، مکرم مستقیم صاحب انصاری صدر جماعت چندرپور نے تقریر کی۔ (محمد فضل عمر معلم سلسلہ)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

درج ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کرنے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ جماعت احمدیہ شولاپور، کاماریڈی، سرکل نظام آباد لجنہ، جیند، چھارا، امرگڑھ، کرم گڑھ، لون، کالواں (سرکل جیند) کھدڑ، ہانسی، رتیہ، گرائے، حصار، مسعودپور، کڈان، سمین، بھاٹلہ، لکھن ماجرا، بھیسی، امیرپور، باتھو، ملک پور، بالو کروتھہ، بالند۔

مینگلور: زیر صدارت مکرم ماحین کنج صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ مکرم رفیق احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم سلیم احمد صاحب سابق قائد مجلس کی نظم کے بعد مکرم قریشی حمید الرحمٰن حکیم صاحب نے متن پیش کیا۔ خاکسار نے عہد دہرایا۔ مکرم محمد یوسف صاحب، مکرم کریم صاحب، مکرم رحیم صاحب،، مکرم مولوی ایس ناصر احمد صاحب کی تقریر ہوئی۔ ایک کوئز پروگرام بھی ہوا جس میں سوال کا جواب دینے والوں کو مجلس کی طرف سے انعام دیا گیا۔
(قائد مجلس خدام الاحمدیہ مینگلور، کرناٹک)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 17122:: میں اے پی ذکیہ بی اہلیہ یو منصور احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن مٹانور ڈاکخانہ مٹانور ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ہار دو عدد 5 پون 75 گرام، نکلس ایک عدد 3 پون، چوڑیاں 5 عدد 8 پون، جھمکے 1 پون 2 گرام، انگوٹھیاں 4 عدد 1 پون سوا چھ گرام۔ کل وزن 18 پون 83 1/4 گرام۔ جس کی قیمت اندازاً 141750 روپئے ہوگی۔ اس کے علاوہ 18 سینٹ زمین جو کہ مٹانور میں ہے جس کی موجودہ قیمت 720000 روپئے ہوگی۔ بنک بیلنس 250000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ یو منصور احمد — الامۃ اے پی ذکیہ بی — گواہ کے وائی شمس الدین

وصیت 17123:: میں نصرت جہاں مبشرہ بنت شیخ رحمۃ اللہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن ممبئی ڈاکخانہ ممبئی ضلع ممبئی صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/3/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: 24 گرام۔ زیور نقرئی 55 گرام۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 17000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پرویز احمد خان — الامۃ ڈاکٹر نصرت جہاں مبشرہ — گواہ سید طفیل احمد شہباز

وصیت 17124:: میں سید منور الدین احمد ظہیر ولد سید مذکر الدین احمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن ممبئی ڈاکخانہ ممبئی ضلع ممبئی صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ سونگھڑا اڑیسہ میں ایک گھر میرے نام پر ہے۔ اس کے علاوہ سونگھڑا میں 80 ڈسمل زمین موجود ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پرویز احمد خاں — العبد سید منور الدین احمد ظہیر — گواہ سید طفیل احمد شہباز

وصیت 17125:: میں محمد ظفر اللہ کے اے ولد محی الدین کویا مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ......روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد محمد ظفر اللہ کے اے — گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 17126:: میں حلیمہ بشریٰ ظفر اللہ اہلیہ کے اے محمد ظفر اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 3000 روپئے بذمہ خاوند۔ طلائی زیور: کنگن تین عدد، چین ایک عدد، انگوٹھی دو عدد، ہار ایک عدد، ٹاپس ایک جوڑی۔ کل وزن 64.490 گرام۔ 22 کیرٹ۔ قیمت اندازاً 50000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/6/06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے اے محمد ظفر اللہ — الامۃ حلیمہ بشریٰ ظفر اللہ — گواہ محمد انور احمد

وصیت 17127:: میں ناصرہ خاتون اہلیہ مظہر احمد وسیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ چار مرلے زمین بعوض حق مہر ننگل باغبانہ قیمت اندازاً 60000 روپئے۔ زیورات طلائی: چین مع پینڈل، کانٹے ایک جوڑی، پینڈل ایک عدد، انگوٹھی ایک عدد، چوڑی دو عدد، کانٹے دو جوڑی، ٹیکا مع نتھ ایک عدد، انگوٹھی دو عدد۔ کل وزن 63.750 گرام۔ قیمت اندازاً 59967 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مظہر احمد وسیم — الامۃ ناصرہ خاتون — گواہ مظفر احمد ظفر

وصیت 17128:: میں مظہر احمد وسیم ولد خلیل احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ پلاٹ 19 مرلے ننگل باغبان جس کی انداز قیمت 285000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد مظہر احمد وسیم — گواہ مظفر احمد ظفر

وصیت 17129:: مَیں اطہر احمد فہیم ولد سید ابو صالح قوم سید پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن سدھیور ساہی ڈاکخانہ تفرسی پور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین 4500 مربع فٹ جس کی موجودہ قیمت 450000 روپئے۔ ایک اسکوٹر ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 14000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عطاء المجیب — العبد سید اطہر احمد فہیم — گواہ مقصود علی احمد خان

وصیت 17130:: میں بشریٰ نصرت بنت شیخ نظام الدین قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن جگنا تھ ساہی ڈاکخانہ قافلہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورت نقرئی: تین عدد جھمکی قیمت 360 روپئے۔ ایک سیٹ پازیب 300 روپۓ۔ ایک عدد چاندی کی انگوٹھی قیمت 50 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد

پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.4.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ عطاء المجیب　　الامۃ بشریٰ نصرت　　گواہ سید احمد نصیر اللہ

وصیت 17131:: میں امۃ الحفیظ اہلیہ محمد سعید صدیق قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن چمن گنج ڈاکخانہ کانپور ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ہارسونے کا ایک عدد ایک تولہ، بندے کان کے ایک جوڑی آدھا تولہ، انگوٹھی ایک عدد آدھا تولہ، ٹیکہ ایک عدد آدھا تولہ، نتھ ایک عدد آدھا تولہ، کل وزن تین تولہ قیمت اندازاً 32055 روپے۔ نقرئی: پازیب ایک جوڑی وزن 200 گرام۔ قیمت اندازاً 3750 روپے۔ نقدی 5000 روپے۔ کل رقم 40805 روپے۔ اس کے علاوہ غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر 2500 روپے ادا شدہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش سالانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ خلیل احمد　　الامۃ امۃ الحفیظ　　گواہ محمد سعید صدیقی

وصیت 17132:: میں داؤد احمد خان ولد محمد ادریس خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن رائفل روڈ ڈاکخانہ بالی گنج ضلع کولکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اپریل 07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد داؤد احمد خان　　گواہ فاروق احمد فضل

وصیت 17133:: میں ایم پی ابوبکر ولد پی پی محمد مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین مع مکان رقبہ 6.85 سینٹ سروے نمبر 88/3 جس کی موجودہ قیمت اندازاً 500000 روپے ہوگی۔ اس میں صرف دو لاکھ روپیہ خاکسار کا حصہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نجل احمد　　العبد ایم پی ابوبکر　　گواہ پی کے محمد شریف

وصیت 17134:: میں فیمنہ عبدالمالک بنت پی کے عبدالمالک قوم احمدی مسلم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ہار دو عدد 32 گرام، بریسلٹ ایک عدد 8 گرام، بالیاں دو جوڑی 2 گرام، انگوٹھی ایک عدد 2 گرام۔ کل وزن 44 گرام (22 کیرٹ) قیمت اندازاً 38000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی کے عبدالمالک　　الامۃ فیمنہ عبدالمالک　　گواہ پی کے محمد شریف

وصیت 17135:: میں ایم پی بشریٰ عبدالمالک زوجہ پی کے عبدالمالک قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر 5000 روپے وصول شدہ۔ یہ رقم درج ذیل زیورات میں شامل ہے۔ ہار چار عدد 72 گرام، کڑے آٹھ عدد 78 گرام، بالیاں ایک جوڑی 2 گرام، انگوٹھی ایک عدد 2 گرام۔ کل 154 گرام 22 کیرٹ قیمت اندازاً 133000 روپے۔ خاکسارہ نے اپنے نام کی زمین 1500000 روپے میں حال ہی میں بیچ دیا ہے۔ جس سے جلد ہی ایک مناسب پلاٹ خریدنا ہے۔ اس لئے اس کو جیسا مناسب سمجھے اندراج فرمائیں۔ زمین خرید نے پر تفصیل سے مطلع کر دیا جائے گا۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی کے عبدالمالک　　الامۃ ایم پی بشریٰ عبدالمالک　　گواہ پی کے محمد شریف

وصیت 17136:: میں ٹی کے مشتاق احمد ولد ٹی کے عبدالحکیم قوم احمدی پیشہ عارضی ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے محمود احمد　　العبد مشتاق احمد　　گواہ محمد طاہر احمد

وصیت 17137:: میں رضوان احمد ولد بشیر احمد شاہ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت موجودہ جائیداد والدہ محترمہ کے نام پر ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم مئی سے نافذ کی جائے۔

گواہ متین الرحمٰن　　العبد رضوان احمد　　گواہ انعام الحق قریشی

وصیت 17138:: میں ٹی پی رملہ اہلیہ پی ایم نصر اللہ قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ کلّے کاڈ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ چار سینٹ زمین مع مکان سروے نمبر 2/115-578 جس کی موجودہ قیمت 150000 روپے ہے۔ 56 گرام طلائی زیور 22 کیرٹ جس کی موجودہ قیمت 51240 روپے ہے۔ 56 گرام طلائی زیور میں حق مہر بھی شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی رحیم احمد　　الامۃ ٹی پی رملہ　　گواہ ایس ایم بشیر الدین

وصیت 17139:: میں وی عطیۃ المنیر بنت آر عبدالرحیم قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن چیلا کرا ڈاکخانہ ونگلور ضلع تریچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کوئی متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس

کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی رحیم احمد　　الامۃ وی عطیۃ المنیر　　گواہ یو محمد رفیع

وصیت 17140:: میں کے منصورہ اہلیہ آر عبدالرحیم قوم مسلم عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ ونگانلور ضلع تریچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 54 سینٹ زمین سروے نمبر 19۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 216000 روپئے ہوگی۔ حق مہر 1500 روپئے وصول شد۔ زیورات 2 عدد کنگن 16 گرام۔ قیمت 13040 روپئے۔ ایک عدد ہار 22 گرام قیمت 17900 روپئے۔ ایک عدد بالی 4 گرام۔ 3260 گرام۔ ایک عدد انگوٹھی 2 گرام 1630 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی رحیم احمد　　الامۃ کے منصورہ　　گواہ یو محمد رفیع

وصیت 17141:: میں آر عبدالرحیم ولد اے ایم راجہ قوم مسلم پیشہ ڈرائیور عمر 48 سال تاریخ بیعت 1985ء ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ ونگانلور ضلع تریچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک ایکڑ 81 سینٹ زمین مع مکان سروے نمبر 22، جس کی موجودہ قیمت 1500000 روپئے۔ تین سینٹ زمین موجودہ قیمت 38000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی رحیم احمد　　العبد آر عبدالرحیم　　گواہ یو محمد رفیع

وصیت 17142:: میں اے تاج النساء اہلیہ ایم نذیر احمد قوم احمدی مسلم عمر 37 سال تاریخ بیعت 10/5/1992 ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ ونگانلور ضلع تریچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خاکسار اور تین بھائیوں کے نام پر 17 سینٹ زمین اندازاً سوا چار لاکھ روپیہ قیمت کی موجود ہے جو مشترکہ ہے۔ جب بھی یہ تقسیم ہوکر جو خاکسارہ کے نام پر آئے گی اُس کا اطلاع دفتر کو جلد دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 320 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی نصیر احمد　　الامۃ اے تاج النساء　　گواہ ایم ایم سلیمان

وصیت 17143:: میں ایم نذیر احمد ولد ابراہیم کٹی قوم احمدی مسلم پیشہ کھیتی باڑی عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ ونگانلور ضلع تریچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خاکسار کی نانی کے نام پر 114 سینٹ زمین موجود ہے جس کے حق دار والدہ صاحبہ ہے۔ ہم دو بھائی بہن ہیں جن کی نام پر یہ جائیداد مشترکہ ہے۔ جب بھی تقسیم ہوگی دفتر کو اطلاع دے دی جائیگی۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ای نصیر احمد　　العبد ایم نذیر احمد　　گواہ ایم ایم سلیمان

وصیت 17144:: میں ایم اے رسینہ اہلیہ ایم ایم علی کٹی قوم احمدی مسلم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ وانگانلور ضلع تریچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر 7 گرام سونا وصول شد۔ قیمت اندازاً 5775 روپئے۔ ایک جوڑا بالی 4 گرام قیمت اندازاً 3300 روپئے۔ انگوٹھی 3 عدد 5 گرام قیمت 4125 روپئے۔ اور ایک ہاتھ کی چین 4 گرام قیمت اندازاً 3300 روپئے۔ کل رقم 16500 روپئے۔ اس کے علاوہ والد صاحب کے نام پر جائیداد جو والد صاحب اور والدہ اور پانچ بھائی اور دو بہنوں پر مشترک ہے۔ جب بھی تقسیم ہوگی دفتر کو اطلاع دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نجم الدین　　الامۃ ایم اے رسینہ　　گواہ پی اے غلام احمد

وصیت 17145:: میں ایم اے مبارک احمد ولد ایم عبداللطیف قوم احمدی مسلم پیشہ ڈرائیور عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ وانگانلور ضلع تریچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خاکسار کے پاس اندازاً 50000 روپئے کی آٹو ہے۔ اس کے علاوہ جب خاکسار سعودی عرب جماعت میں تھا اس وقت سعودی لوکل جماعت کو ضرورت پڑھنے پر پچاس ہزار روپئے قرض دیا گیا ہے وہ بھی خاکسار کی ایک جائیداد ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار کے والد صاحب کے نام پر دس سینٹ زمین اور رہائشی مکان ہے جو مشترکہ ہے۔ ہمارے والدہ صاحبہ اور تین بھائی اور چار بہنوں میں مشترکہ ہے۔ جب بھی تقسیم ہوگی جو حصہ خاکسار کو ملے گا اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کردی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نجم الدین　　العبد ایم اے مبارک احمد　　گواہ پی اے غلام احمد

وصیت 17146:: میں عابدہ حسن اہلیہ امان علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن ابھے پوری ڈاکخانہ ابھے پوری ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 21000 روپئے حق مہر کے عوض اراضی 1800 مربع فٹ بمقام ٹینگنا ماری ابھے پوری میں جس کی قیمت اندازاً 21500 روپئے ہے۔ زیور طلائی چین ایک عدد وزن 10 گرام، انگوٹھی دو عدد 4 گرام، بالی دو جوری 4 گرام، کڑے چار عدد 6 گرام۔ کل وزن 24 گرام قیمت اندازاً 20000 روپئے۔ نقرئی زیور: چین ایک عدد 10 گرام۔ پازیب ایک جوڑی 20 گرام۔ قیمت اندازاً 300 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ امان علی　　الامۃ عابدہ حسن　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17147:: میں حنیف الدین ولد جبار علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال تاریخ بیعت 1986ء ساکن گورا مارا ڈاکخانہ نرار بھٹیا ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ والد صاحب بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ اراضی 1/2 بیگھہ مع مکان۔ گھر را مارا، نرار بھیٹا آسام قیمت اندازاً 2000 روپئے۔ کھیتی باڑی زمین ساڑھے سات بیگھہ قیمت اندازاً 50000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4036 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی

حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.4.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ امان علی　　العبد حنیف الدین　　گواہ شمس الدین

وصیت 17148 :: میں محمد ظہور الاسلام ولد محمد شمس الحق قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن شملہ گوری ڈاکخانہ نیا گاؤں ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ والد صاحب بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ 1/4 بیگہ زمین بمقام ابھے پوری قیمت اندازاً 22000 روپئے۔ زمین جائیداد کی تقسیم نہیں ہوئی۔ لیکن والد صاحب کے زمین پر خاکسار کو گھر بنانا ہے۔ جس کی قیمت اندازاً 2000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ حنیف الدین　　العبد محمد ظہور الاسلام　　گواہ امان علی

وصیت 17149 :: میں شمس الدین احمد ولد تمیز الدین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال تاریخ بیعت 1982ء ساکن نرار بھیٹا ڈاکخانہ نرار بھیٹا ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکان رہائشی 3600 مربع فٹ بمقام نرار بھیٹا اس کی موجودہ قیمت اندازاً 115000 روپئے ہوگی۔ آبائی جائیداد 66 بیگہ جو کہ 6 بھائی تین بہنوں میں مشترکہ ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 8,00,000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد شمس الدین　　گواہ حنیف الدین

وصیت 17150 :: میں منیر الدین ولد ابوالحسن مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن شملہ گوڑی ڈاکخانہ نیا گاؤں ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکان مع زمین دو بیگھہ مشترکہ مابین 5 بھائی ایک بہن بمقام شملہ گوڑی نیا گاؤں۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 200000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3689 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ نعمت علی　　العبد منیر الدین　　گواہ محمد انور احمد

آپ کے خطوط آپ کی رائے ....

کرکٹ اب ایک تجارت بن گیا ہے

آئی پی ایل کرکٹ سیریز کا جائزہ

دنیا میں اس وقت بہت سے کھیل کھیلے جاتے ہیں لیکن ہمارے یہاں اس وقت کرکٹ کا کھیل زیادہ مقبول اور معروف ہے کچھ ممالک میں اسے بڑی دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے، خاص طور پر One Day میچز کے شائقین کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن اب 20-20 میچز بھی کرائے جانے لگے ہیں جس کا آغاز ایک سال پہلے آئی سی سی نے کیا تھا لیکن اب دولت کے لالچ اور مزید شہرت کی خاطر کچھ نامور ہستیاں بھی کرکٹ کے میدان میں سامنے آگئی ہیں اور دنیا کی کرکٹ ٹیموں کے مشہور معروف کھلاڑیوں کو بولی لگا کر خریدا گیا ہے اور مختلف ناموں سے آٹھ ٹیمیں بنائی گئی ہیں۔ ۱۸/اپریل کو اس سیریز کا آغاز ہو چکا ہے یہ سیریز جون کے پہلے ہفتے میں ختم ہوگی قریباً روزانہ ہی کبھی ایک اور کبھی دو میچز کھیلے جاتے ہیں۔ اس سیریز کے لئے کتنا روپئے صرف کیا گیا ہوگا اور کیا جارہا ہے وہ سب کے سامنے ہے شائقین کی دلچسپی کے لئے رنگارنگ پروگرام بھی پیش کئے جاتے ہیں جس کے لئے باہر سے کچھ خاص لڑکیوں کو مدعو کیا گیا ہے جو کہ ہر چوکے اور چھکے لگانے پر رقص پیش کرتی نظر آتی ہیں۔

کرکٹ ایک مہذب کھیل سمجھا جاتا ہے ہم سبھی اسے شوق سے دیکھتے ہیں اور ویسے بھی ورزش یا کھیل انسانی صحت اور تندرستی کے لئے ضروری ہے کسی بھی کھیل اعتراض نہیں ہے لیکن یہ بات بھی درست اور صحیح ہے کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے کوئی بھی چیز خواہ کھیل ہو یا کھانا ہو یا ورزش ہو اگر حد سے زیادہ ہو جائے تو بجائے فائدہ کے نقصان ہونے کا ڈر ہے جہاں تک اس کرکٹ سیریز کا تعلق ہے۔ دانشور اس قسم کے ناچ گانوں پر ناپسندیدگی ظاہر کرتے ہیں۔ جس سے ہمارے مہذب معاشرے پر بُرا اثر پڑنے کا احتمال ہو۔ اس سیریز کے لئے کروڑہا روپئے صرف کئے جارہے ہیں اور یہ ڈیڑھ ماہ تک چلے گی ہندوستان کے مشہور بڑے آٹھ شہروں میں ہی اس کی گہما گہمی ہے بچے بڑے مرد عورتیں سبھی ذوق وشوق سے کام کاج چھوڑ کر میچ دیکھنے کے لئے ٹکٹ خرید کر اسٹیڈیم میں جاتے ہیں جبکہ باقی لوگ اپنے گھروں میں دیکھتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ کرکٹ کا جنون سب پر سوار ہو گیا ہے۔

لکھنے کا اصل مقصد اور غرض صرف یہ ہے کہ ہمارا پیارا ملک ہندوستان جس کی آبادی ایک ارب سے زیادہ ہے اور ترقی پذیر ممالک میں شامل ہے یہاں دیہاتوں میں کروڑوں لوگ ایسے ہیں جن کو دو وقت کی روٹی بھی نصیب نہیں ہے دن بھر مزدوری کر کے بھی وہ اپنے اہل خانہ کو پیٹ بھر کر کے کھانا نہیں کھلا سکتے ہیں۔ مہنگائی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے حکومت بھی پریشان ہے۔ ہاہا کار مچی ہوئی ہے اور آئے دن سرکار کے خلاف ایجی ٹیشن مہنگائی پر قابو نہ پانے کی وجہ سے کیا جارہا ہے۔ ایسے میں جبکہ ملک انتہائی مشکل حالات سے گزر رہا ہو اور ہمارے کچھ بھائی بہن بزرگ بچے بھوک اور غربت کی وجہ سے پریشان ہو رہے ہوں اس قسم کے پروگرام میں ہمیں کیا لطف اور مزہ آئے گا۔ ان پروگراموں سے تو امیر لوگ اور امیر ہوں گے غریب کو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ غریب زیادہ تر گاؤں اور دیہاتوں میں رہتے ہیں اُن لوگوں کو اس کرکٹ سے کیا واسطہ ہے؟ نہ اُن کے پاس ٹی وی ہے نہ ڈش ہے۔ انہیں صرف صبح وشام روٹی چاہئے۔ دوسری بات یہ کہ اتنی بڑی سیریز سے ہمارے بچوں کی پڑھائی پر کتنا اثر پڑ سکتا ہے سبھی جانتے ہیں۔ بڑے لوگ ضروری کام چھوڑ کر کرکٹ کا لطف حاصل کرنے کے لئے ٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں روزانہ رات کے ساڑھے گیارہ بج جاتے ہیں ایسے میں بچے سکول کا کیا کام کر سکتے ہیں۔ اگر کرکٹ کا یہی حال رہا اور اسی طرح سیریز ہونے لگی تو کرکٹ کا کھیل تفریح بن کر لاکھوں کی زندگی سے کھلواڑ کر جائے گا۔

ہر کام میں میانہ روی ہونی چاہئے مذہب اسلام میں اعتدال اور میانہ روی کو بہت اہمیت دی گئی ہے وقت پر سونا، وقت پر کھیلنا، وقت پر پڑھنا یہ بہت ضروری ہے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ اس وقت اشتہارات بھی ایسے ہوتے ہیں جنہیں ایک فیملی اکٹھے بیٹھ کر دیکھنے کو پسند نہیں کرتی ہے ہمیں خدا سے ڈرنا چاہئے اور ہمیں ہر نقصان دہ پہلو سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے ملک کو ہر آفت سے محفوظ رکھے اور میانہ روی اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین (محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں''

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

Mfrs & Suppliers of :

Gold and Silver Diamond Jewellery

Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Phone No (S) 01872 -224074

(M) 98147-58900

E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

ارشاد نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بقیہ رپورٹ از صفحہ 20

میں آپ نے تحریر فرمایا کہ مَیں مانتا ہوں کہ بعض نادان مسلمانوں کا رویہ درست نہیں ہے اور ان میں بعض احمقانہ عادتیں داخل ہو چکی ہیں جیسے بعض ظالم طبع مسلمان معصوموں کا خون بہانے کو جہاد قرار دیتے ہیں ۔ایک منصف حاکم کے خلاف بغاوت کا نام جہاد رکھنا ہرگز درست نہیں ۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ہی بانی جماعت احمدیہ نے اس زمانہ کے غیر مسلموں اور پادریوں کا بھی ذکر فرمایا جنہوں نے اسلام کے تصور جہاد کی غلط تشریحات پیش کیں ۔حضور نے فرمایا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل کے زمانے میں بھی میڈیا اور بعض نام نہاد تعلیم یافتہ لوگ سراسر ناجائز طور پر غلط تصور جہاد کو قرآن کی طرف منسوب کر کے اس کا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں جس کے نتیجہ میں بعض نادان مسلمان اس تأثر کی طرف مائل ہو رہے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جبکہ ان کے اپنے علماء بھی ایک خاص قسم کے جہاد پر زور دے رہے ہیں اور غیر مسلم بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ قرآن اس جہاد کا حکم دیتا ہے اور وہ ہر معاملہ میں سختی اور تشدد پر مبنی ہے تو شاید یہی اصل تصور جہاد ہے ۔ چنانچہ وہ اسلام اور قرآن کریم کی سچی تعلیم کے حقیقت پسندانہ مطالعہ کی بجائے جبر وتشدد اور قتل وغارت کی طرف مائل ہیں۔

غریب مما لک کی غربت کو دور کرنے کے لئے زبانی ہمدردی کافی نہیں بلکہ تمام ترقی یافتہ مما لک اور تیل کی دولت اور دیگر ذرائع سے مالا مال مما لک کو مل کر عملی طور پر منظّم کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ شاید آپ کو یاد ہو کہ کچھ عرصہ قبل ڈنمارک میں ایک اخبار نے آنحضرت ﷺ کے کارٹون دوبارہ شائع کئے اور کوشش کی کہ حضور اکرمؐ کی منفی اور سراسر غلط تصویر دنیا کے سامنے پیش کرے۔ حضور نے فرمایا کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس کی یہ حرکت باہمی تعلقات کو بہتر بنائے گی یا مزید خراب کرے گی؟ کیا ہالینڈ کے ایک ممبر پارلیمنٹ کی طرف سے قرآن کریم کے متعلق ایک فلم کا بنانا مسلمانوں میں اشتعال پیدا نہیں کرے گا؟۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک مسلمان کسی بھی نبی کی توہین نہیں کر سکتا کیونکہ وہ تمام انبیاء پر ایمان لاتا ہے ۔خصوصیت سے ایک احمدی مسلمان، عام مسلمان سے زیادہ پختہ ایمان سب نبیوں پر رکھتا ہے۔ کیونکہ ہم آنحضرت ﷺ اور آپؐ سے پہلے تمام انبیاء پر ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ بانیٔ جماعت احمدیہ کو بھی مسیح موعود اور خدا کا مامور ومرسل مانتے ہیں جن کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ تمام مذاہب کے لوگوں کو اکٹھا کریں اور دنیا میں امن کا قیام ہو۔حضور نے فرمایا کہ جماعت کی سوسالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہم امن کے علمبردار اور امن کو قائم کرنے والے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جہاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد اس لئے یہاں بیان کیا ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم نے آج کے تبدیل شدہ معروضی حالات میں اپنے مؤقف کو تبدیل کیا ہے بلکہ پہلے دن سے ہی جماعت کی یہی تعلیم ہے اور یہ تعلیم قرآن مجید کی روشنی میں اور اس کے عین مطابق ہے۔

حضور انور نے ڈچ ممبر پارلیمنٹ Wilder کے حوالہ سے بتایا کہ اس نے قرآن کریم کی ایک آیت پر اعتراض کیا ہے جس میں ذکر ہے کہ جب تم دشمن پر جنگ میں قابو پالو تو انہیں مضبوطی سے باندھ کر رکھو۔ پھر انہیں بطور احسان چھوڑ دو یا ان سے فدیہ لو یہاں تک کہ جنگ اپنے اوزار رکھ دے۔حضور نے اس آیت کے حوالہ سے بتایا کہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو کیا جنگ کے دوران لوگ مارے نہیں جاتے اور قیدی نہیں بنائے جاتے؟ کیا مسٹر وِلڈر جنگ عظیم اوّل اور دوم میں ہلاک ہونے والوں سے بے خبر ہیں؟ کیا یہ صرف مسلمان ہی ہیں جو عراق اور افغانستان اور فلسطین میں قتل کر رہے ہیں؟۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم حالات کے مطابق تعلیم دیتا ہے کہ اگر تم ایک جنگ میں برسر پیکار ہو اور جنگ دفاع کے طور پر ہو تو پھر بزدل نہ بنو بلکہ بہادروں کی طرح لڑو اور جب تک خونریز جنگ نہ ہو کسی کو قیدی نہ بنایا جائے۔اور پھر قیدیوں سے اعلیٰ معیار کا اخلاقی سلوک کرو۔یعنی یا تو ان کو بطور احسان آزاد کر دو یا فدیہ لے کر چھوڑ دو یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے۔حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے ہمیشہ کے لئے قیدی بنا کر رکھنے کی تعلیم نہیں دی۔

حضور نے فرمایا کہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ غیر ضروری تنقید اور دوسروں کی غلطیوں کی تلاش میں لگے رہنا امن کے قیام میں ممد نہیں ہوگا۔ اگر کوئی حکم غیر واضح ہے تو اس مذہب کے پیروکاروں سے معلوم کرو ۔چونکہ ہر کوئی تعلیم سے پوری طرح آگاہ نہیں ہوتا جیسا کہ مَیں نے کہا کہ عام لوگوں کی اکثریت گمراہ مُلّاؤں کے پیچھے چلتی ہے اور اس طرح اسلام کی بدنامی کا موجب ہے۔اگر مسٹر ولڈر کو علم نہیں تو اسے چاہئے تھا کہ پوری طرح تحقیق کرتا کیونکہ اسلام کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ ہر جنگ میں قیدیوں سے نہایت اعلیٰ درجہ کا سلوک کیا۔مثلاً بدر کی جنگ میں قیدیوں کو اس شرط پر آزاد کیا گیا کہ وہ غیر پڑھے لکھے مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں۔

حضور نے فرمایا کہ امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ منفی تشریحات پیش کرنے کی بجائے کسی معاملہ کی اصل تصویر کو دیکھا جائے ۔احمدیہ مسلم جماعت نے مسٹر وِلڈر کو یہ تمام باتیں بڑی وضاحت سے سمجھائیں لیکن اس کے باوجود اس نے مسلمانوں کے جذبات کا خیال نہیں رکھا اور اسلام کو بدنام کرنے کی اشتعال انگیز حرکت کی جرأت کی۔حضور نے فرمایا کہ اُسے قرآن کریم کی یہ تعلیم کیوں نظر نہیں آئی کہ جَزٰٓؤُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ (الشوریٰ:41) یعنی بدی کا بدلہ اسی قدر ہے جتنا کسی نے بدی کی لیکن جس نے معاف کیا اور اس کے نتیجہ میں اس نے اصلاح کی تو اس کا بدلہ خدا کے پاس ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام کے نزدیک اصلاح کی بہت اہمیت ہے ۔اگر معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہے تو معاف کرنا چاہئے لیکن عادی مجرم جو باز نہیں آتا، جو سوسائٹی کے امن کو برباد کرنے پر تُلا ہوا ہے اس کو اصلاح کی خاطر سزا دو لیکن انتقام کی خاطر نہیں ۔ذاتی دشمنی، عداوت ،بغض اور انتقام پسندی کا سزا دینے میں کوئی دخل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہی وہ چیزیں ہیں جو سوسائٹی کے امن کو برباد کرتی ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا کی خاطر انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ ہمیشہ انصاف سے کام لو کیونکہ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔حضور نے فرمایا کہ تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام خدا کے خوف سے کرنا اور اس کی محبت کو دل میں بسانا ۔اللہ اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے اسی محبت کی وجہ سے خدا اپنے پیغمبر اور رسول اس دنیا میں بھیجتا ہے تاکہ لوگ شیطان کے پنجے سے نجات پائیں اور اچھے کام کریں اور ایک دوسرے سے اخلاص اور محبت سے پیش آئیں اور امن کو فروغ دیں۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ کبھی انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں ۔حضور نے فرمایا کہ کیا یہ انصاف ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کو جنہیں ہر مسلمان اپنی جان سے عزیز رکھتا ہے ایک دہشت گرد کے طور پر پیش کیا جائے؟ اور کیا یہ انصاف ہے کہ قرآن کریم جو محبت اور انصاف کی تعلیم دیتا ہے اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ اسے پھاڑ کر سمندر میں پھینک دینا چاہئے؟۔

ملکی قوانین کی پابندی اور وطن سے وفاداری ایک مسلمان کے لئے اتنی ہی ضروری ہیں جتنا شریعت کی پابندی کرنا۔البتہ معاشرتی حقوق کے قیام کے دوران کسی شخص کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں کی جانی چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک شریف النفس ڈینش نے آنحضرت ﷺ کے متعلق توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت کے معاملہ پر کہا تھا کہ ان کارٹونوں کی اشاعت ایسے ہی ہے جیسے کوئی اپنے پڑوسی کے متعلق جھوٹی باتیں لکھ کر اپنے دروازے پر لٹکائے تاکہ پڑوسی ہر روز اسے پڑھے اور پھر اس کے ساتھ وہ یہ دعویٰ بھی کرے کہ وہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ یقیناً مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ امن کو حاصل کریں اور اسے فروغ دیں۔حضور نے سوسائٹی میں امن اور اخوت کا ماحول پیدا کرنے کے لئے قرآن کریم کی بعض تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ معاشرے میں کمزوروں کے حقوق کا خاص طور پر خیال رکھو چنانچہ فرمایا کہ امراء کے اموال میں سوال کرنے والوں اور محروموں کا بھی حق ہے۔حضور نے فرمایا کہ آج ہم دنیا کے غریب ممالک میں غربت کی انتہا کو دیکھتے ہیں اس کو دُور کرنے کے لئے صرف زبانی ہمدردی کافی نہیں بلکہ عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔کوئی شخص شدید خواہش کے باوجود تن تنہا اس غربت کو ختم نہیں کر سکتا ۔اس کے لئے ضرورت ہے کہ سب مل کر اس سلسلہ میں کام کریں ۔بعض این جی اوز کام کر رہی ہیں لیکن تمام ترقی یافتہ ممالک اور تیل کی دولت اور دیگر مختلف ذرائع سے مالا مال ممالک کو حکومتی سطح پر بھی اس بارہ میں منظّم کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ان غریب ممالک کو اسلحہ سپلائی کرنے کی بجائے ان کی خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف توجہ دیں اور بہت سی خوراک جو ترقی یافتہ ممالک میں ان کی اپنی ضرورت سے زائد ہے ان غریب ممالک کو دے دی جائے تو بھوک کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ان ممالک کی تعلیمی اور طبی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے دور افتادہ جگہوں پر ان سہولتوں کو مہیا کرنے اور اسی طرح ان کے لئے ترقی کے مواقع مہیا کرنے کی ضرورت ہے ورنہ بے چینی پھیلے گی ۔حضور نے فرمایا کہ بدقسمتی سے جب بعض ممالک ان غریب ملکوں کی امداد کرنے کے لئے آتے ہیں تو ان کی امداد کا ستّر فیصد سے زائد حصہ ان کے اپنے کارکنوں کی تنخواہوں اور دوسری سہولیات کی فراہمی پر خرچ ہو جاتا ہے اور جب بالآخر ایک غریب آدمی تک یہ امداد پہنچتی ہے تو وہ اس کے لئے بہت ناکافی ہوتی ہے۔حضور نے فرمایا کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض حکومتوں نے افریقہ میں واٹر پمپ لگائے لیکن جب کچھ عرصہ بعد وہ پمپ کام نہیں کرتے تو ان کی مرمت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔جب ہمارے ہیومینٹی فرسٹ کے کارکنوں اور احمدی انجینئرز نے اس کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ بیرونی ممالک نے یہ پمپ لگائے تھے لیکن مقامی حکومتیں ان کی مرمت نہیں کروا سکیں کیونکہ اخراجات بہت زیادہ تھے۔اخراجات اس لئے زیادہ تھے کہ کام کرنے والے ذاتی اخراجات کے لئے بھاری رقمیں لیتے تھے۔تاہم ہیومینٹی فرسٹ نے اور ہمارے انجینئرز نے بہت معمولی قیمت پر انہیں ٹھیک کر دیا۔حضور نے فرمایا کہ غریب لوگوں کی خواہشات زیادہ نہیں ہوتیں۔ اگر ان کی بنیادی ضروریات پوری ہو جائیں تو یہ چیزیں معاشرہ میں امن کے قیام کا موجب ہوتی ہیں۔

حضور نے قرآن کریم کی آیت کے حوالہ سے فرمایا کہ مسلمانوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ تم بہترین جماعت ہو جو تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے

پیدا کی گئی ہے اس لئے تم اپنے مفاد کے لئے ہی کام نہ کرو بلکہ دوسروں کو بھی اچھے کام کرنے کی تحریک کرو اور غلط کاموں سے رکنے کی تلقین کرو۔ حضور نے فرمایا کہ اگر اسلام پر اعتراض کرنے والے انصاف سے کام لیتے تو جو مسلمان بدیوں میں بڑھ گئے ہیں اور انصاف سے کام نہیں لیتے انہیں توجہ دلاتے کہ تمہارے اعمال تمہاری مذہبی کتاب کی تعلیم کے برعکس ہیں۔ لیکن ان کا بانیٔ اسلام اور قرآن مجید کے خلاف ایسی حرکتیں کرنا صاف طور پر بتاتا ہے کہ وہ معاشرتی اصلاح اور امن کے خواہاں نہیں ہیں بلکہ نفرت کا انتشار چاہتے ہیں۔

حضور نے قرآن مجید کی آیات کے حوالے سے بین الاقوامی تعلقات میں امن کے فروغ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو ایک دوسرے سے تمسخر کرنے سے منع فرماتا ہے۔ مختلف قوموں اور مذہبوں کے افراد میں امن کے قیام کے لئے یہ بہت اہم اصول ہے کہ کوئی ایسی بات نہ کہو جو دوسروں کے دل میں نفرت پیدا کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ دوسروں کے جذبات و احساسات کا بے حد احترام فرماتے تھے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے بتایا کہ ایک دفعہ ایک یہودی نے آنحضرت ﷺ کے پاس یہ شکایت کی کہ حضرت ابوبکر نے اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ حضرت ابوبکر آنحضرت ﷺ کے بہت پیارے اور گہرے دوست تھے اور ان کے لئے حضورؐ کے دل میں خاص قدر تھی لیکن جب یہودی کی شکایت آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ نے اس سے پوچھا کہ ابوبکر نے اسے کیسے تکلیف پہنچائی ہے تو اس نے کہا کہ ابوبکر نے کہا تھا کہ مَیں محمد ﷺ کے ربّ کی قسم کھاتا ہوں جنہیں خدا نے موسیٰ ؑ پر فضیلت دی ہے۔ حضور اکرم نے حضرت ابوبکر کو بلایا اور ان سے اس بارہ میں دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہودی نے پہلے یہ کہا تھا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے ربّ کی قسم کھاتا ہے جنہیں خدا نے تمام دنیا پر فضیلت دی ہے۔ اس پر مَیں نے کہا تھا کہ محمدؐ رسول اللہ کو اللہ نے سب پر فضیلت بخشی ہے۔ حضور اکرمؐ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ انہیں ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا اور یہ کہ انہیں دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے موسیٰؑ پر فضیلت نہ دو۔ باوجود اس کے کہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین کا لقب عطا فرمایا ہے کیونکہ آپؐ شریعت لانے والے آخری رسول تھے اور قرآن کریم کی صورت میں شریعت مکمل کر دی گئی ہے اور یہ بات ہر مسلمان کے عقیدہ کا حصہ ہے۔ مگر اس یہودی کے جذبات کے خیال سے آپؐ نے حضرت ابوبکر کو فرمایا کہ اس طرح نہ کہا جائے۔ یاد رہے کہ یہ واقعہ اس وقت ہوا جب آنحضرت ﷺ مدینہ کے حاکم تھے اور آپ کو مکمل اختیارات حاصل تھے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہم سوسائٹی میں امن کے قیام کے خواہاں ہیں تو یہ وہ معیار ہے جس کے مطابق ہمیں دوسروں کے احساسات کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کے باوجود اسلام اور آنحضرت ﷺ کو نہایت ناروا اعتراضات کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جب ایسے لوگوں کے جارحانہ اور اشتعال انگیز رویّہ پر مسلمان، خصوصیت سے مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمان ردّعمل دکھاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ان میں تحمل اور برداشت نہیں ہے اور یہ مغربی معاشرہ میں ہم آہنگ ہونا نہیں چاہتے۔ اسی طرح کہا جاتا ہے کہ چونکہ ان کی تعلیم مذہب کو ملک پر مقدم رکھتی ہے اس لئے یہ وطن کے ساتھ وفادار نہیں ہو سکتے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ عیسائیت کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو عیسائیت بھی ایسے ہی دور سے گزری ہے جب کہا جاتا تھا کہ عیسائی اپنے مذہب کے ساتھ وفادار ہیں لیکن اپنے وطن سے نہیں۔ حضور نے فرمایا لیکن مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام کسی کے وطن سے متعلق کیا تعلیم دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ ایک سچے مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کرے۔ مذہب ایک ذاتی معاملہ ہے۔ قرآن مجید اس بات کو وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ جب تک اس اصول کو پیش نظر رکھا جائے گا امن قائم رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ ملکی قوانین کی پابندی اور وطن سے وفاداری ایک مسلمان کے لئے اتنی ہی ضروری ہیں جتنا شریعت کی پابندی کرنا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام ملکی قانون سازوں کو نصیحت کرتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے اس لئے معاشرتی حقوق کے قیام کے دوران کسی شخص کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں کی جانی چاہئے۔ کوئی ایسا قانون جو کسی شخص کے کسی مذہب کو اپنی مرضی سے اختیار کرنے یا عبادت کے طریق اپنانے میں دخل اندازی کرتا ہے اسے آج کی ترقی یافتہ دنیا میں کہیں بھی قبول نہیں کیا جاتا۔

حضور نے فرمایا کہ مذہب کہتا ہے کہ سچ بولو۔ خصوصیت سے اسلام اس تعلیم پر بہت زور دیتا ہے۔ پھر اسلام کہتا ہے کہ دوسروں کے حقوق غصب نہ کرو، چوری نہ کرو، کسی کو بلاوجہ قتل نہ کرو اور اولوالامر کی اطاعت کرو۔ اسلام ان باتوں پر خاص طور پر زور دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کیا یہ تعلیمات ملکی قوانین سے متصادم ہیں؟ میرا نہیں خیال کہ آپ اس سوال کا جواب اثبات میں دے سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اس پہلو سے مَیں برطانوی حکومت اور اس کے عوام کا اور اکثر مغربی ممالک کی حکومتوں اور ان کے عوام کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور ہر احمدی مسلمان بھی ان کا مشکور ہے کہ وہ بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ڈنمارک اور ہالینڈ وغیرہ میں جو غیر اخلاقی حرکتیں ہوئی ہیں بہت سے عام لوگوں نے اور گورنمنٹ کے محکموں کے افسران نے ان کے خلاف اپنی آواز بلند کی ہے اور کہا ہے کہ مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھا جانا چاہئے۔ حضور نے ایسے لوگوں کے اس اقدام کو قابل تعریف قرار دیا۔ حضور نے فرمایا کہ اگر معاشرتی حقوق کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے مسلمان احتجاج کرتے ہیں تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے تاہم ایک مسلمان جو کسی بھی ملک میں رہتا ہے اس کا یہ حق نہیں ہے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے اور ایسی حرکتیں کرے جن سے اس کی اس ملک سے وفاداری پر کسی قسم کا حرف آتا ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وقت مجھے اجازت نہیں دیتا کہ مَیں تفصیل سے اس موضوع پر بات کروں۔ بہرحال نہ تو قرآن کریم اور نہ ہی آنحضرت ﷺ کا عمل کسی مسلمان کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ جس ملک میں رہتا ہے اس کے خلاف بغاوت کرے۔ اگر کسی کے ذاتی معاملات میں کوئی مسئلہ ہے یا اللہ تعالیٰ کے حقوق وفرائض کی ادائیگی میں کوئی مشکلات ہیں یا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوئی روکیں کھڑی کی جاتی ہیں تو ایسے مسلمان کو اس جگہ سے ہجرت کر لینی چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ آج پاکستان میں احمدیوں کو ان کے مذہبی آزادی کے حقوق سے قانونی طور پر محروم کیا گیا ہے لیکن احمدیوں کا اس پر ردّعمل یہ ہے کہ انہوں نے کبھی بغاوت نہیں کی۔ وہ یا تو تکلیفوں کو برداشت کرتے ہیں اور اگر نہیں کر سکتے تو وہاں سے ہجرت کر جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے ایسے ہجرت کرنے والے احمدیوں کو اپنے ہاں قبول کیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ برطانیہ اور یورپ کے عوام نے ایک لمبے تجربے سے گزرنے کے بعد مذہبی آزادی کی عظیم روایات کو قائم کیا ہے اب ان عظیم روایات کو کبھی مرنے نہ دینا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے ملکہ وکٹوریہ برطانیہ کو مذہبی آزادی اور انصاف پسندی پر مبارکباد دی تھی۔ اگر آپ اپنے ملک کی بقا چاہتے ہیں اور امن کے خواہاں ہیں تو مذہبی آزادی اور انصاف کی اس روایت کو ہمیشہ قائم رکھیں اور ایک محدود اقلیت کی غلط حرکتوں کو اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کو انصاف کی راہ سے ہٹا دے۔ حضور نے فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے ابتدا میں کہا تھا کہ امن ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھ کر ہی قائم کیا جا سکتا ہے اس لئے بانیان مذاہب اور انبیاء سے استہزاء اور ان کی تعلیم اور صحف سے تمسخر نہ تو روزمرہ کی معروف اخلاقی قدروں کے مطابق ہے اور نہ ہی یہ خدا تعالیٰ کو پسند ہے کیونکہ تمام انبیاء خدا کی طرف سے مبعوث ہوتے ہیں اور سبھی امن کی تعلیم لے کر آئے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اس بنیادی اصول کو سمجھ سکیں۔

حضور نے فرمایا جس طرح ترقی یافتہ ممالک میں عوام الناس کے بنیادی حقوق کو ادا کیا جاتا ہے اسی طرح بین الاقوامی سطح پر بھی ان کو پوری طرح ادا کیا جانا چاہئے تا کہ محبت اور اخلاص اور امن کا ماحول دنیا پر غالب آجائے۔ حضور نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کو جو طاقت عطا ہوتی ہے اگر اس کا صحیح استعمال نہ کیا جائے تو صورت حال تبدیل بھی ہو سکتی ہے۔ یہ خدائی قانون ہے اور سپر پاورز کو ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ اس دَور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو امن کے پیغام کے ساتھ بھیجا ہے۔ آپ آنحضرت ﷺ کے مخلص خادم تھے اور ہمارا اعتقاد ہے کہ آپ مسیح و مہدی تھے۔ آپ نے قرآن مجید کی حقیقی تعلیمات کی روشنی میں ان فرائض کی نشاندہی فرمائی جو بندوں کے ذمہ خدا کے ہیں۔ اور اسی طرح لوگوں کے ایک دوسرے پر حقوق کی بھی نشان دہی فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر انسانیت اس حقیقت کو سمجھ لیتی ہے تو دنیا ایک جنت بن سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ وہ پیغام ہے جو احمدیہ جماعت ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے اور اللہ کے فضل سے اس میں کامیاب ہو رہی ہے کیونکہ آپ کے بعد خلفائے احمدیہ کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر احمدی خلافت کے ساتھ اخلاص اور محبت اور وفا کا تعلق رکھتا ہے۔ اس تعلق کا نتیجہ ہے کہ تمام احمدی ساری دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کا نمونہ ہیں۔ باوجودیکہ ان کو اپنے وطن سے محبت ہے دنیا کے 190 ممالک کے احمدی بانیٔ اسلام سے بھی کامل محبت، اخلاص اور وفا کا تعلق رکھتے ہیں۔ یہ وہ بات ہے جو احمدیہ مسلم جماعت نے ہر احمدی میں پیدا کی ہے اور احمدیہ خلافت گزشتہ سو سال سے اس پر قائم ہے۔ یہ وہ پیغام ہے جو ہم اپنی استعداد کے مطابق ہر ایک کو پہنچانا چاہتے ہیں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ یہ پیغام پھیلتا چلا جائے گا اور دنیا اپنے خالق کی طرف رجوع کرے گی اور امن اور محبت کا نمونہ بنے گی۔

آخر پر حضور نے ایک دفعہ پھر ان سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو مختلف مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے ہیں اور اس اہم کام میں ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں کیونکہ انسانیت کی بقا کے لئے آج یہ بہت ہی اہم کام ہے۔

دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ بعدازاں تمام مہمانان کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ سے کئی مہمانان نے انفرادی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور امن کانفرنس کے حوالہ سے اپنے نیک جذبات اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ یہ تمام تقریب بعد میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر دکھائی گئی۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

047-6215747

انسانی ہمدردی اور اللہ کے حکم کے تحت دنیا کو راستی کی طرف بلاتے رہنا ہمارا کام ہے

پس احمدی جہاں کہیں بھی بسنے والے ہیں چاہے انڈونیشیا ہو، پاکستان ہو یا اور کوئی ملک ہو جہاں جہاں بھی احمدی ظلم کا شکار ہورہے ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ انکا مددگار غالب اور رحیم خدا ہے۔ پس اس کے آگے جھکیں، اس سے رحم مانگیں

ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ آخری غلبہ ہمارا ہے اور یہ لوگ جو اپنے زعم میں جابر بننے والے ہیں یہ بھی ہمیں یقین ہے کہ یہ اپنے انجام کو پہنچنے والے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶؍مئی ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت کریمہ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک صفت جَبَّار ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جب " جَبَّار " کا لفظ آتا ہے تو اس کے معنی اُس سے مختلف ہوتے ہیں جب یہ لفظ بندے کے لئے استعمال ہو۔ حضور نے لفظ " جَبَّار " کی لغوی تشریح کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر سے بھی " جَبَّار " کی تفصیل بیان فرمائی اور فرمایا کہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ کی تمام صفات بیان ہوئی ہیں جو بندے کو اللہ کی رحمت کا وارث بناتی ہیں وہ بادشاہ ہے، ہر غلطی و کمزوری سے پاک ہے برائی سے پاک ہے۔ بندے کو ہر قسم کے خطرات سے بچانے اور حفاظت کرنے والا اور سب پر نگران ہے اور تمام طاقتوں کا مالک ہے ہر ٹوٹے کام کو بنانے والا ہے اور ہر نقصان کو پورا کرنے والا ہے، ہر ضرورت سے بالا ہے اور ہر ایک کی ضرورت کو پورا کرنے والا ہے، پس ان طاقتوں والے خدا پر جبر کے معنی وہ نہیں کئے جاسکتے جو بندے کے بارے میں کئے جاتے ہیں، یہ اس پر چسپاں ہو ہی نہیں سکتے۔ اس کے مقابلے میں جب بندے کے لئے یہ صفت منسوب ہوتی ہے تو اس کے معانی زبردستی اپنی بات منوانے والا، جھگڑا کرنے والا کے ہیں۔ اللہ نے جہاں بھی بندے کے لئے " جَبَّار " کا لفظ استعمال فرمایا ہے منفی رنگ میں استعمال فرمایا ہے۔ حضور انور نے بعض وہ آیات پیش فرمائیں جن میں بندے کے لئے لفظ جبار استعمال ہوا ہے۔

فرمایا: ایک مفسر نے اس حوالے سے جبر کی یا انسان کے متعلق جبار کی درج ذیل اقسام بیان فرمائی ہیں۔ مسلط ہونے والا، عظیم جسامت والا، اللہ کی عبادت سے سرکشی کرنے والا، بہت زیادہ لڑنے والا۔

فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والوں کو بھی یہی حکم ہے کہ تمہارا کام ہے پیغام پہنچا دینا۔ زبردستی کسی کی اصلاح نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے پیاروں کے حق میں نشان دکھاتا ہے تو پھر انکار کرنے والوں کو خیال آتا ہے کہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے بعض سزائیں مل رہی ہیں لیکن بعض بدقسمت پھر بھی حقیقت تک نہیں پہنچتے۔ فرمایا پاکستان میں بھی مختلف اوقات میں بعض لکھنے والوں نے اخباروں میں کالم کے کالم لکھے کہ لگتا ہے ہماری غلطیوں کی پاداش میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن اللہ کی آواز پر کان نہیں دھرتے۔ اپنی آنکھیں نہیں کھولتے۔ بہر حال اللہ کا ہمیں یہ حکم ہے کہ تمہارا کام تنبیہ کرنا اور پیغام پہنچانا ہے پس انسانی ہمدردی اور اللہ کے حکم کے تحت دنیا کو راستی کی طرف بلاتے رہنا ہمارا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور اسے ہم ہر روز پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ ماننے والوں کا کام ہے کہ اس کے پیغام کو پہنچاتے رہیں لیکن نتائج پیدا کرنا اور اس کے لئے ذریعے نکالنا اللہ کا کام ہے۔ پس جو کام ہمارے سپرد ہیں وہ ہمیں کرتے چلے جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود میں نافرمانوں اور سرکشوں کو اس زمرے میں بیان فرمایا ہے جو جبار بنتے ہیں۔ آیت کریمہ کی تلاوت کر کے فرمایا کہ یہاں بھی اللہ نے اس حوالے سے ذکر فرمایا ہے جس میں عاد کا نیکیوں سے انکار ثابت ہوتا ہے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں اور دنیاوی جاہ و حشمت والوں کو سب کچھ سمجھتے ہیں جو اللہ کے نزدیک سرکش لوگ ہیں پھر اللہ اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ ان بے وقوفوں کو اس ناشکری کی وجہ سے سزا ملی۔

فرمایا: پچھلی سرکش قوموں کا ذکر کر کے اللہ نے یہ سبق دیا ہے کہ آئندہ قوموں کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ بعض بڑی طاقتیں اس اصول پر چل رہی ہیں گو سیاست کی وجہ سے بعض دفعہ مذہب کے نام پر قبضے جمائے جاتے ہیں لیکن بڑائی اور تکبر صاف بتا رہا ہوتا ہے کہ دل میں کچھ اور ہے اور ظاہر میں کچھ اور کیا جا رہا ہے۔ اصل مقصد قبضہ اور تسلط ہے اور اپنی حکومتیں قائم کرنا اور اپنے زیر نگیں کرنا ہے اور پھر ظالمانہ طور پر گرفت کر کے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پھر سزائیں بھی دی جاتی ہیں۔

پھر آج کل بعض حکومتیں اسلامی مملکتیں کہلانے والی ہیں ان کو قرآن کریم کی تعلیم پر غور کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدا کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن اس کی بجائے سرکشی اور ظلم میں بڑھ رہی ہیں۔ پہلے تو پاکستان میں ظلم ہوتا تھا حکومتیں مظلوم احمدیوں پر ظلم کرتی تھیں اب انڈونیشیا میں بھی گذشتہ کچھ عرصہ سے یہ ظلم ہو رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم طاقت والے ہیں جس طرح چاہیں احمدیوں سے سلوک کریں، ان کو سزائیں دیں، ان کی عورتوں اور بچوں پر ظلم کریں، جائیدادوں کو جلائیں اور یہ صرف اس لئے ہے کہ وہاں کی حکومت میں اس وقت مُلاں شامل ہیں اور سیاست چمکانے کے لئے مجبور ہیں ملاں کی بات ماننے پر۔ جس نے ہمیشہ دین کے نام پر فساد پھیلایا ہے اور اپنے آپ کو جابر سمجھتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ انکا یہ فعل انہیں اور متکبروں میں شامل کر رہا ہے جو بندوں کا بھی حق تسلیم نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو بھی توڑ رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ جب ایسے ظالموں اور سرکشوں کا ذکر کرتا ہے جو اللہ کے رسول کی دشمنی کی وجہ سے اسے یا اس کی قوم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تو اس قسم کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ان ربک لھو العزیز الرحیم کہ تیرا رب یقیناً غالب اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس ہمیں تو پتہ ہے کہ آخری غلبہ انشاء اللہ ہمارا ہے کیونکہ ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے وہ خدا ہمارے ساتھ ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ وہ خدا ہمارے ساتھ ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے غلبے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس یہ تو ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ آخری غلبہ ہمارا ہے اور یہ لوگ جو اپنے زعم میں جابر بننے والے ہیں یہ بھی ہمیں یقین ہے کہ یہ اپنے انجام کو پہنچنے والے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیوں کی مخالفت سے اپنے مقام اونچے کر رہے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ ان کے پاؤں سے زمین جلد نکلنے والی ہے اور وہ بلندیوں کی بجائے گہرے زمینی اندھیروں میں دھنسنے والے ہیں اور اس طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ پس احمدی جہاں کہیں بھی بسنے والے ہیں چاہے انڈونیشیا ہو، پاکستان ہو یا اور کوئی ملک ہو جہاں جہاں بھی احمدی ظلم کا شکار ہو رہے ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ انکا مددگار غالب اور رحیم خدا ہے۔ پس اس کے آگے جھکیں، اس سے رحم مانگیں۔ وہ خدا جو عالم الغیب بھی ہے اس کی نظر میں اگر یہ لوگ اصلاح کے قابل نہیں تو ہمیں بھی ان سے نجات دلوائے اور ان کم عقلوں کو بھی جو ان کی باتوں میں آکر اپنی دنیا بھی اور آخرت بھی برباد کر رہے ہیں ایسے لوگوں پر رحم کے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے رحیم خدا سے مانگیں کہ ظالموں سے ہمیں محفوظ رکھ اگر خدا ان ظالموں کو اس زمرے میں شامل فرما چکا ہے جس کے بارے میں فرماتا ہے کہ ہر متکبر اور جابر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے تو پھر باقی دنیا کی بقا کے لئے بھی احمدیوں کو زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے اور پیغام پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

فرمایا: انڈونیشیا کے احمدیوں کو بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پہلے تو قرآنی پیشگوئی کے مصداق پاکستانی احمدی بن رہے تھے کہ آگیں لگائی جاتی تھیں اور پولیس اور انتظامیہ تماشے دیکھتی تھی اب انڈونیشیا میں بھی پے در پے ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ پس اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کریں۔ انشاء اللہ جلد ان ظالموں کے ظلم انہیں پر پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دعاؤں کی توفیق دے اور صبر اور ثبات قدم عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ میں حضور نے جامعہ احمدیہ غانا میں زیر تعلیم ایک مخلص وقف نو بچے کی افسوسناک وفات (بتاریخ ۶؍مئی بعمر ۲۰ سال) کا ذکر فرماتے ہوئے اس کی والدہ اور اقرباء کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 22nd May 2008 | Issue No. 21

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام بیت الفتوح لندن میں خلافت جوبلی امن کانفرنس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز تاریخی خطاب

متعدد میئرز، ممبران پارلیمنٹ، میڈیا کے نمائندگان اور متعدد سیاسی و سماجی شخصیات کی شمولیت

(بیت الفتوح لندن۔ 29/مارچ 2008ء)۔ جماعت احمدیہ یوکے کے زیر اہتمام بیت الفتوح لندن میں 29/مارچ 2008ء کو صد سالہ خلافت جوبلی پروگراموں کے تحت ایک شاندار امن کانفرنس (Peace Conference) کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں کم وبیش ایک ہزار افراد شامل ہوئے۔ ان میں غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں کی تعداد ساڑھے پانچ صد سے زائد تھی جن میں ممبران پارلیمنٹ، میئرز، کونسلرز، ٹی وی اور میڈیا کے نمائندگان، ڈاکٹرز اور مختلف سیاسی وسماجی شخصیات شامل تھیں۔ ناصر ہال میں مستورات کے لئے جبکہ طاہر ہال میں مردوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ دونوں ہال موقع کی مناسبت سے خوب سجائے گئے تھے۔ مہمانان کرام پانچ بجے شام سے ہی آنا شروع ہوئے اور یہ سلسلہ سات بجے تک جاری رہا۔ ریفریشمنٹ کے بعد مہمانوں کو مسجد بیت الفتوح دکھائی گئی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سات بج کر دس منٹ پر طاہر ہال میں تشریف لانے پر سب مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم زکریا چوہدری صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے ایک مختصر خطاب میں تمام مہمانوں کو اس نہایت اہم سالانہ کانفرنس میں شمولیت پر خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ اسلام کے معنی ہی امن وسلامتی کے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ساری زندگی امن وسلامتی کا پرچار کیا اور امر واقعہ یہ ہے کہ بنیادی انسانی حقوق کا چارٹر بھی آپ ہی نے عطا فرمایا۔ امیر صاحب یوکے نے کہا کہ اسلام کی حسین تعلیمات سے دوری کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں بے امنی وفساد دکھائی دیتا ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا دین اسلام کا احیاء ہو اور دنیا امن کا گہوارہ بنے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ نے مذہبی رواداری کو اپنانے اور مذہبی اختلافات کے باوجود باہمی ہمدردی اور مشترک انسانی قدروں کے فروغ پر زور دیا۔ مکرم امیر صاحب نے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ دنیا بھر میں امن کے فروغ کے لئے ہمہ تن کوشاں ہیں اور آپ کی زیر قیادت جماعت احمدیہ دنیا بھر میں اختلاف رنگ ونسل اور عقائد سے قطع نظر تمام بنی نوع انسان کی تعلیمی، طبی اور دیگر میدانوں میں بے لوث خدمت میں مصروف ہے۔ آپ نے بتایا کہ UK میں ہماری جماعت کی ذیلی تنظیمیں ہزاروں پاؤنڈ سالانہ چیریٹی کے لئے جمع کر کے مختلف خیراتی اداروں کو دیتی ہیں۔ اسی طرح افریقہ میں ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بنی نوع انسان کی بھلائی کے بہت سے پروگرام جاری ہیں۔

مقامی ممبر پارلیمنٹ کی تقریر

آپ کے بعد بیت الفتوح کے حلقہ کی ممبر آف پارلیمنٹ محترمہ Siobhan McDounugh نے حاضرین سے خطاب کیا اور کہا کہ میرے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ مَیں مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد میں منعقد ہونے والی تقریب میں حاضرین سے مخاطب ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کی جماعت نہ صرف برطانیہ میں بلکہ تمام دنیا میں خیراتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے خصوصًا افریقہ، بھارت، بوسنیا اور انڈونیشیا میں آپ کی خدمات بہت نمایاں ہیں۔ آپ لوگوں نے اپنی فراخدلی، وقت کی قربانی اور دیگر خدمات کے نتیجہ میں مخالفت کے باوجود دنیا میں ایک منفرد مقام حاصل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس علاقہ کی ایک سکول ٹیچر نے بتایا کہ جب سے ہمارے سکول میں احمدیہ جماعت کے بچے داخل ہوئے ہیں ہمارے سکول کا تعلیمی ریکارڈ جو پہلے بہت نیچے تھا اب بلند ہو گیا ہے اور یہ کہ ان بچوں نے ہزاروں پاؤنڈز جمع کر کے مختلف چیریٹیز کو اپنی جماعت کی طرف سے دیئے ہیں۔ انہوں نے جماعت کی امن پسندی اور نظم وضبط کو سراہتے ہوئے کہا کہ آپ حقیقتًا ایک پُر امن، مضبوط اور مستحکم جماعت ہیں اور نہایت استقلال اور جانفشانی سے اپنے پڑوسیوں کی خدمت میں دن رات مصروف ہیں اور اپنے نصب العین یعنی محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں پر عمل پیرا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام ایک امن کا مذہب ہے اور رواداری اور باہمی تکریم کو فروغ دیتا ہے اور مذہبی آزادی کا قائل ہے جس میں ہر کوئی اپنے مذہب پر بلا روک ٹوک عمل کر سکتا ہے۔

شیڈو اٹارنی جنرل کی تقریر

اس کے بعد برطانوی پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کے ممبر پارلیمنٹ Mr.Dominic Grieve شیڈو اٹارنی جنرل نے حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس فنکشن میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا جماعت کی بڑی کامیابی ہے۔ انہوں نے جماعت کی ان غیر معمولی خدمات کو کھلے دل سے سراہا جو جماعت احمدیہ یوکے ملکی ترقی میں مختلف حیثیتوں سے کر رہی ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے لئے نیک خواہشات اور مزید ترقیات اور کامیابیوں کی دعا کی۔

اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے اور انگریزی زبان میں حاضرین سے ایک بہت ہی پُر مغز اور جامع خطاب فرمایا جس میں دنیا میں حقیقی امن کے قیام کے لئے اسلامی تعلیم کے حوالے سے مختلف زریں اصولوں کا ذکر فرمایا جن کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ پھر ہم اس ہال میں ایک دوسرے کے خیالات کو سننے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ حضور نے ان تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو باہمی محبت واخوت کے جذبات کے اظہار کے لئے ہماری دعوت پر یہاں تشریف لائے تا کہ سوسائٹی میں امن کے بہترین طریق پر قیام کے لئے اپنے احساسات وجذبات کو بیان کر سکیں۔

حضور نے فرمایا کہ آج کے دور میں جبکہ بعض طاقتیں امن کی بربادی کے لئے تلی ہوئی ہیں اور غیر ضروری طور پر بلا جواز ایک دوسرے کے خلاف منفی خیالات کو ہوا دی جاتی ہے اور نفرت کی دیواریں بلند کی جاتی ہیں، امن کے قیام کے لئے کوشش کرنا اور بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی مذہب بھی امن کی بربادی کی تعلیم نہیں دیتا خواہ وہ اسلام ہو یا عیسائیت یا ہندو مذہب یا کوئی بھی اور مذہب۔ ہر شخص طبعی طور پر امن کو پسند کرتا ہے اور فساد سے نفرت کرتا ہے۔ ہر سعید فطرت انسان اچھے کاموں کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض اپنے اپنے دائرہ میں امن کے قیام کے لئے پہلے سے ہی فعال ہوں اس لئے ہم سب کا یہاں اکٹھا ہونا اسی انسانی کوشش کی زنجیر کا ایک تسلسل ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گزشتہ چند سال سے امن سے محبت اور اس کے قیام کے لئے اس امن کانفرنس کا انعقاد احمدیہ مسلم جماعت کے پروگراموں کا ایک مستقل حصہ بن چکا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج مَیں اپنے مذہب اور عقیدے کے حوالے سے اس بارہ میں کچھ امور آپ کے سامنے رکھوں گا۔ کیونکہ آج کے دور میں مذہب کو بالعموم اور خصوصیت سے اسلام کو لوگوں میں تفریق پیدا کا الزام دیا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام اپنے ہر پیروکار سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ دوسروں کا خیر خواہ ہو اور امن کو قائم کرے۔ مگر بدقسمتی سے بعض نام نہاد مسلمانوں نے اور غیروں نے بھی اسلام کے اس خوبصورت تصور کو بگاڑنے اور اس کی حسین تصویر کو خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج صرف احمدیہ جماعت ہے جو دونوں گروہوں کو یہ بتا رہی ہے کہ نہ تو بعض نام نہاد مسلمان علماء اسلام کی خوبصورت تعلیم کو سمجھ سکے ہیں اور نہ ہی غیر مسلموں نے سچائی کو معلوم کرنے میں انصاف سے کام لیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ 1897ء میں احمدیہ مسلم جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ایک کتاب کی صورت میں ملکۂ وکٹوریہ کو ان کی ڈائمنڈ جوبلی پر ایک پیغام بھیجا جس

کوئی مذہب بھی امن کی بربادی کی تعلیم نہیں دیتا خواہ وہ اسلام ہو یا عیسائیت یا ہندو مذہب یا کوئی بھی اور مذہب

بقیہ رپورٹ ’’امن کانفرنس‘‘ صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں